صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 12 جنوری 2009 بمطابق 14 محرم الحرام 1430ھ صبح گیارہ بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۖ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ أَصْحٰبِ الْجَحِيمِO وَلَن تَرْضٰى عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم بَعْدَ الَّذِى جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ۔

(ترجمہ): (اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو سچائی کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اہل دوزخ کے بارے میں تم سے کچھ پرسش نہیں ہو گی۔ اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی، یہاں تک کہ تم ان کے مذہب کی پیروی اختیار کر لو۔ (ان سے) کہہ دو کہ خدا کی ہدایت (یعنی دین اسلام) ہی ہدایت ہے۔ اور (اے پیغمبر) اگر تم اپنے پاس علم (یعنی وحی خدا) کے آ جانے پر بھی ان کی خواہشوں پر چلو گے تو تم کو (عذاب) خدا سے (بچانے والا) نہ کوئی دوست ہو گا اور نہ کوئی مددگار۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions' Hour', Dr. Zakir ullah Khan Sahib.

جناب اکرم خان درانی(قائد حزب اختلاف):جناب سپیکر!

Mr. Speaker Thank you. After Questions' Hour, please. Muhammad Zahir Shah Sahib, Question No. 137.

* 137 ۔جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ حلقہ پی ایف۔87 میں ہسپتال اور بی ایچ یوز موجود ہیں؛

(ب)اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہوتو:

(1) کونسے ہسپتالوں اور بی ایچ یوز میں ڈاکٹر موجود ہیں اور کونسے خالی ہیں؛

(2) آیاحکومت ان ہسپتالوں میں خالی پوسٹوں پرڈاکٹر تعینات کرنے کاارادہ رکھتی ہے؛

(ج)اگر(الف)و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ ہسپتالوں میں خالی پوسٹوں پر ڈاکٹرز تعینات کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): (الف) جی ہاں،یہ درست ہے۔

(ب) (1) بی ایچ یوز جن میں ڈاکٹر موجود ہیں: (i) میرہ (ii)کوزکانا (iii) امنوئی۔

بی ایچ یوز جن میں ڈاکٹر موجود نہیں ہیں: (i) موگری (ii) اولندر (iii) شالیزارہ (iv) چیچلو۔

(2)جی ہاں،ڈاکٹروں کی تعیناتی کی تجویز زیر غور ہے۔

(ج) جی ہاں، حکومت عنقریب خالی آسامیوں کو پر کرے گی،اس کیلئے ایک تجویز زیر غور ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary question?

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ہاں۔

جناب سپیکر:ظاہر شاہ خان کامائیک ذراآن کریں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر۔۔۔

جناب سپیکر: ان کامائیک ذراآن کریں،ظاہر شاہ خان کا۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر،(ب) جزمیں میرا سوال ہے کہ "کونسے ہسپتالوں اور بی ایچ یوز میں ڈاکٹر موجود ہیں اور کونسے خالی ہیں"،توانہوں نے جواب دیاہے کہ "بی ایچ یوز جن میں ڈاکٹر موجود ہیں: میرہ،کوزکانا،امنوئی" لیکن سر،یہ 'میرہ' میراگاؤں ہے اوراس میں کوئی ڈاکٹر نہیں ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: دوسرے مائیک پہ جائیں، دوسرے مائیک سے بولیں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: یہ 'میرہ' میرا گاؤں ہے، اس میں ڈاکٹر موجود نہیں بلکہ عرصہ دراز سے موجود نہیں ہے۔ میں ذرا منسٹر صاحب کے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ساؤنڈ سسٹم پھر خراب ہے؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، اس پہ انکوائری ذرا آپ سختی سے کروالیں، یہ ایسے نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: یہ تو ہاؤس کی کمیٹی بیٹھی ہے۔ ملک گلستان صاحب کدھر ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، اس پر باقاعدہ انکوائری ہو تاکہ پتہ چلے کہ اس میں کیا بے قاعدگی ہوئی ہے؟ یہ اس کے بغیر نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: اسرار صاحب! یہ ساؤنڈ سسٹم دوبارہ خراب ہے، گلستان صاحب بھی نہیں ہیں، یہ کیا انکوائری آپ لوگوں نے کی ہے؟ یہ 'کونسچنز آور' میرا خراب ہو رہا ہے، ممبرز کا خراب ہو رہا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ میرا مائیک کھول دیں۔ سر، مائیک ہی نہیں کھل رہا۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کا مائیک ذرا آن کریں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ سر، اس میں ایسا تھا کہ وہ جو ساؤنڈ سسٹم والے تھے اور جنہوں نے یہ Provide کیا تھا، انہوں نے جو Sureties دیں، ان سے ہماری تسلی نہیں ہوئی۔ پھر ان کیساتھ ہمارا ایک Stopgap arrangement ہوا۔ انہوں نے ہمیں یہ کہا کہ جب تک آپ کا سیشن ہے، ہم یہاں پہ بندے بھیجیں گے اور Ensure کرائیں گے کہ یہ کام چلتا رہے۔ یہ جو ساؤنڈ سسٹم ہے سر، جہاں سے اس کی پروڈکشن ہوئی تھی، غالباً ڈینش ہے لیکن وہاں پہ جو Provide کیا گیا ہے، وہ تھائی لینڈ کا ہے تو ہم نے ان سے پوچھا کہ یہ کیسا ہے؟ بہر حال مختصراً اس میں یہ ہے کہ اس میں ان کی جو گزارشات تھیں یا ہمیں جو دلیلیں وہ دینا چاہتے تھے، اس سے کمیٹی متفق نہیں تھی۔ پھر ہم نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں وہ ایل سی کھول کے بتائیں کہ کس تاریخ میں کہاں سے آپ نے اس کی پروڈکشن کی ہے؟ مختصراً Stopgap arrangement کی شکل میں ہم نے ان سے کہا کہ ٹھیک ہے جب تک یہ اسمبلی In session ہے، آپ ہمیں بندہ Provide کریں اور اس سسٹم کو چلائیں اور ان کی جو Securities پڑی ہوئی ہیں، پھر ہم نے سی اینڈ ڈبلیو کے چیف انجینئر سے پوچھا تو غالباً دو ڈھائی کروڑ روپے کے قریب ان کی Bank sureties اور جو ان کی سیکیورٹی پڑی ہوئی ہے، اس میں پھر کمیٹی کی رپورٹ جب اسمبلی

میں آئے گی اور اسمبلی اس کو Approve کرتی ہے، اس میں نیا ساؤنڈ سسٹم آ رہا ہے، ہمارا یہ خیال ہے سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، شکریہ۔ ظاہر شاہ صاحب! آپ اس مائیک پہ آ جائیں۔ یہ اسرار اللہ خان صاحب کا مائیک ذرا آن کریں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر، یہ جو جواب ملا ہے کہ بی ایچ یو میرہ، کوز کانا، امنوئی میں ڈاکٹرز موجود ہیں، ایک تو 'میرہ' میں عرصہ دراز سے کوئی ڈاکٹر موجود نہیں ہے، ایک دو سال سے موجود نہیں ہے۔ سر، ابھی تک اس میں تعینات نہیں ہوا ہے۔ منسٹر صاحب کو انہوں نے یہ غلط انفارمیشن دی ہوئی ہے۔ کم از کم اس میں ڈاکٹر نہیں ہے، اگر کسی کی پوسٹنگ ہو تو وہاں آتا نہیں ہے لیکن وہاں پہ ڈاکٹر نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary question, any supplementary question?

جناب محمد ظاہر شاہ خان: اس کے علاوہ سر، جن چار، پانچ بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز موجود نہیں ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے سر، کہ آخر گورنمنٹ نے اتنے اخراجات کئے ہیں، بی ایچ یوز بنائے ہیں، دیگر سٹاف موجود ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر کیوں نہیں ہے؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: اور یہ آج سے نہیں، بلکہ عرصہ دراز سے، کئی سالوں سے ایسے چلے آ رہے ہیں تو کب تک یہ سٹاف Provide کریں گے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر ہیلتھ صاحب، جواب دے دیں۔

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔ جیسے انہوں نے کہا تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ ڈاکٹر موجود نہیں ہیں، یہ نہیں لکھا ہوا کہ موجود ہیں۔ اگر آپ اس میں دیکھیں تو اصل میں، تھوڑا سا میں اس سلسلے میں بات کرنا چاہوں گا کیونکہ باقی جو آنے والے سوالات ہیں، ان سے بھی اس کی تھوڑی سی Relation بنتی ہے کہ جس طرح ایک دفعہ وزیر تعلیم صاحب نے بھی کہا تھا، کہ ہم ڈاکٹرز کو ہر جگہ پوسٹ کر سکتے ہیں، کچھ ڈاکٹرز تو ہمارے Leave پہ گئے ہوئے ہیں جو کہ ان کا ہوتا ہے اور Leave ان کی Due ہے، کچھ ٹریننگ پہ ہیں اور کچھ اس وقت Deputation پہ باہر گئے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ جو موجود ڈاکٹرز ہیں، ہم وہاں پہ ان کو، ادھر ایک Assurance ہمیں اس ہاؤس سے مل جائے کیونکہ ہم جس ڈاکٹر کو پوسٹ کرتے ہیں تو

ایک دو بھائی، ہمارے معزز ممبران آجاتے ہیں کہ اس کی ٹرانسفر کو کینسل کریں، اگر ہمیں چار مہینے، چھ مہینے چھوڑ دیا جائے، اگر یہ ہاؤس ایک فیصلہ کرے کہ اس میں کوئی Interruption نہیں ہو گی تو میں آن دی فلور یہ Commitment کرتا ہوں کہ Within four months ہر جگہ پہ ایک ڈاکٹر موجود ہو گا لیکن Subject to کہ اس کے اندر یہ Political interference نہ کریں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر!۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, Abdul Akbar Khan. Supplementary question, only question, not debate.

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر، محکمہ نے جو رپورٹ دی ہے کہ جہاں سٹاف موجود ہے، اس میں 'میرہ' بھی شامل ہے اور اس جگہ کا ممبر، یعنی اس گاؤں کا ممبر کہہ رہا ہے کہ نہیں ہے، تو اس کا حل کیا ہو گا؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر۔۔۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> محکمہ کی طرف سے جو جواب آیا ہے کہ بی ایچ یوز جن میں ڈاکٹرز موجود ہیں، ان میں 'میرہ' شامل ہے۔ میرا خیال ہے کہ ظاہر شاہ صاحب تیاری کر کے نہیں آئے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، میرا خیال ہے کہ اس ہاؤس کو غلط انفارمیشن دی گئی ہے۔ یا تو منسٹر صاحب نے جو جواب دیا ہے، وہ صحیح ہے یا جو آنریبل ممبر کہتے ہیں، وہ صحیح ہے۔ ان کے جواب کے مطابق یہ کہتے ہیں کہ وہاں پہ ہے اور وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہے۔

<u>وزیر صحت:</u> نہیں، دیکھیں، آپ اس کو Misinterpret کر رہے ہیں۔ دیکھیں، اس میں ایک دوسرا بھی ہے 'موگری' اس میں موجود نہیں ہے، اس میں موجود ہے، یعنی 'میرہ' میں موجود ہے اور دوسرے میں نہیں ہے۔۔۔۔۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>وزیر صحت:</u> میں نیچے کی بات کر رہا ہوں۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> 'میرہ' میں موجود نہیں ہے۔

<u>وزیر صحت:</u> ایک میں موجود ہے اور دوسرے میں موجود نہیں ہے، 'میرہ' میں ہے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> 'میرہ' میں موجود ہے، وہ تو کہہ رہے ہیں کہ موجود نہیں ہے۔

<u>وزیر صحت:</u> وہ کہہ رہے ہیں نا کہ نہیں ہے۔ جو ان کا کہنا ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ چھٹی پہ ہو لیکن اس کی پوسٹنگ ہے۔

مفتی کفایت اللہ: یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے اور آپ کا محکمہ آپ کو غلط جواب دے رہا ہے۔

Mr. Speaker: No cross talking please.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، یہ ہماری پراپرٹی ہے اور اس میں اطلاع بالکل غلط ہو گئی ہے اور اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اگر یہ معزز رکن اسمبلی کا اپنا گاؤں نہ ہوتا تو ہم یہ کہتے کہ وہ تیاری کر کے آئیں یا معلومات کر کے آئیں مگر وہ تو ان کا اپنا گاؤں ہے اور اس میں ڈاکٹر موجود نہیں ہے، یہ تو بہت بری بات ہے۔

جناب سپیکر: ظاہر شاہ صاحب! آپ خود بتائیں مسئلہ کیا ہے؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر، میں نے بتایا ہے کہ میرا گاؤں 'میرہ' ہے، میں وہاں کا باشندہ ہوں، رات کو بارہ بجے وہاں پہنچا ہوں، وہاں کوئی ڈاکٹر نہیں تھا، دو سال سے نہیں ہے۔

وزیر صحت: دو سال سے نہیں ہے، آپ کے دور کی بات ہے۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: میرے دور اور آپ کے دور کی بات نہیں۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، اس کا کیا ہو گا جی؟ یہ 'ہاں' اور 'نہیں' کا مطلب ہے کہ منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ ہے اور ممبر صاحب کہتے ہیں کہ رات بارہ بجے تک تو نہیں تھا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: دیکھیں جی، میں پھر نیچے کہوں گا کہ وہاں پہ ایک ڈاکٹر صاحب کی پوسٹنگ ہے اور اب وہ کیوں وہاں پہ موجود نہیں تھا تو میں اب پوچھوں گا۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: منسٹر صاحب نام بتادیں کہ کونسا ڈاکٹر صاحب وہاں موجود ہے؟

وزیر صحت: میرے خیال میں By name تو میں سب کو نہیں جانتا، بہر حال وہاں پہ Posted ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس سوال کو پینڈنگ کر لیں۔

وزیر صحت: ٹھیک ہے، اس کو پینڈنگ کر لیں، میں کل اس کا جواب دے دوں گا۔ یہ ڈاکٹر کا نام پوچھ رہے ہیں تو میں صبح بتادوں گا۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، اس کو آپ ٹیسٹ کیس بنائیں اور اس پہ آپ ایکشن لیں اور وزیر صحت خراب نہیں ہیں، اگر خراب ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ Explanation کر دیں۔

مفتی کفایت اللہ: اور ان کی صحت کا خیال رکھیں۔

Mr. Speaker: Question No. 138, Syed Qalbi Hassan Sahib.

* 138 ۔ سید قلب حسن: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ، ہنگو اور کرک میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتالوں میں سی ٹی سکین اور ایم آر آئی مشینوں کی سہولت موجود نہیں ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ ہسپتالوں میں سی ٹی سکین اور ایم آر آئی مشینیں لگانے کیلئے اقدامات کر رہی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) سی ٹی سکین اور ایم آر آئی مشینیں صوبے کے بڑے ہسپتالوں کو فراہم کی جاتی ہیں کیونکہ یہ انتہائی قیمتی مشینیں ہیں اور ڈی ایچ کیو ہسپتالوں کو ان کی فراہمی میں بنیادی رکاوٹ فنڈز کی عدم دستیابی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary question?

سید قلب حسن: اس میں سر، منسٹر صاحب سے میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ ہیلتھ اور ایجوکیشن کیلئے ہم سب سے زیادہ بجٹ مختص کرتے ہیں۔ کوہاٹ کا جو ہاسپٹل ہے، کرک، ہنگو میں جب بھی حادثات آتے ہیں تو وہ لوگ ٹنل کی وجہ سے پشاور نہیں آ سکتے تو اتنے بڑے ایریا میں کیا ان کے پاس اتنا فنڈ نہیں ہے کہ کوہاٹ سٹی ہسپتال میں ایم آر آئی یا سی ٹی سکین مشینیں لگا سکیں؟

Mr. Speaker: Ji, any supplementary question?

ملک قاسم خان خٹک: جی، کرک کا بھی ذکر آ گیا، ادھر بھی یہی حال ہے۔

جناب سپیکر: ادھر بھی نہیں ہے؟

ملک قاسم خان خٹک: جی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ہیلتھ، پلیز۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، میرا مائیک ذرا آن کروا دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ سازش ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، آپ کہیں گے تو آن ہو گا۔
جناب سپیکر: اب تو میرا بھی بند ہو گیا ہے، ایسے ہی کر لیں۔
وزیر صحت: چلیں جی۔
جناب سپیکر: یہ جو انکوائری ہوئی ہے، اس سے میں مطمئن نہیں ہوں۔
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ہم خود بھی مطمئن نہیں ہیں، سر۔
وزیر صحت: جناب سپیکر، یہ جس مشین کی بات کر رہے ہیں، ایم آر آئی اور سی ٹی سکین کی، یہ کافی Expensive مشینری ہوتی ہے اور یہ دنیا میں کہیں بھی ڈسٹرکٹ لیول پر نہیں ہوتی۔ یہ Normally بڑے ہسپتالوں میں لگائی جاتی ہے اور دوسرے ڈسٹرکٹس بھی اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ ابھی تک یہ اس وقت صرف پشاور میں ہے، ڈی آئی خان میں لگائی جا رہی ہے، ایک بنوں میں لگائی جا رہی ہے، ایک ایبٹ آباد میں لگائی جا رہی ہے۔ اس وقت جو ٹیچنگ ہاسپیٹلز ہیں، ان میں لگائی جا رہی ہے اور اس وقت پشاور میں ہے تو ہمارے پاس اس وقت اتنا فنڈ نہیں ہے کہ ہم ہر جگہ ایم آر آئی اور سی ٹی سکین مشین لگا سکیں۔ بنوں میں لگ جائے گی تو یہ کوہاٹ کے ٹنل کا جو مسئلہ ہے، وہ حل ہو جائے گا، وہ بنوں سے کرا سکیں گے لیکن اس وقت، موجودہ وقت میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے پاس اتنا فنڈ نہیں ہے اور یہ کہ پھر اس کیساتھ پیرا میڈیکل سٹاف ہوتا ہے، اس کیساتھ اسسٹنٹس ہوتے ہیں۔ ایک مشین دس کروڑ روپے کی ہے، ایم آر آئی کی ایک مشین دس کروڑ روپے کی ہے اور سی ٹی سکین تقریباً چار پانچ کروڑ روپے کی ہے۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر-----
سید قلب حسن: جناب سپیکر-----
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اسی کیساتھ Related ہے۔
جناب سپیکر: جی قلب حسن صاحب، اس پر سپلیمنٹری کوسچن ہے؟
سید قلب حسن: جی ہاں، جناب سپیکر-----
ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، یہ صاف کہہ رہا ہے کہ بنوں میں بھی اور ڈی آئی خان میں بھی ہے تو وہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز ہیں، ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں وہ Facilities دے رہے ہیں تو ہم بھی کوہاٹ ڈویژن سے تعلق رکھتے ہیں تو ہمارے ڈویژنل ہسپتال میں تو یہ ہونا چاہیئے۔
جناب سپیکر: وہ ٹیچنگ ہاسپیٹلز کا بھی ریفرنس دے رہے ہیں۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، میں تھوڑی سی وضاحت۔۔۔

جناب سپیکر: کوہاٹ میں ٹیچنگ ہاسپٹل ہے؟

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، کوہاٹ میں بھی ٹیچنگ ہاسپٹل ہے، وہاں پر میڈیکل کالج ہے، ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے منظور کرایا ہے، وہ بھی ٹیچنگ ہاسپٹل ہے۔

جناب سپیکر: جب بن جائے گا تو پھر اس کو بھی Provide کریں گے۔

وزیر صحت: اس وقت ابھی بن رہا ہے جی، In process ہے۔ بنوں اور ڈی آئی خان میں بھی ابھی لگ رہی ہے، ابھی Installation stage میں ہے، ابھی تک وہاں پر لگی نہیں ہے۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، قلب حسن۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر، منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ ٹیچنگ ہسپتالوں میں لگائی جارہی ہیں۔ کوہاٹ میں بھی ٹیچنگ ہاسپیٹل ہے، وہاں پر میڈیکل کالج ہے اور میں نے جو یہ کوسچن کیا ہے، یہ کرک، ہنگو اور کوہاٹ کے حوالے سے کیا ہے اور یہ اسی لئے کیا ہے کہ کوہاٹ، کرک، ہنگو اور پاڑاچنار کے کسی بھی ہسپتال میں نہیں ہے۔ ہمارا جو کوہاٹ ٹنل ہے، یہ آئے روز بند ہوتا ہے تو شام کے بعد جب بھی ایمرجنسی ہوتی ہے تو اس کو پشاور نہیں لایا جا سکتا۔ تو کیا ہوا کہ اگر دس کروڑ ہے، یہ تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کیلئے کوئی ایسا بڑا مسئلہ نہیں ہے کہ یہ دس کروڑ روپے کی مشینری وہاں پر نہیں لگا سکتے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، یہ۔۔۔

وزیر صحت: میں اس کو تھوڑا سا Explain کرلوں جی۔ یہ بڑی Expensive machinery ہے، یہ اس وقت تک مردان میں نہیں ہے، ملاکنڈ میں نہیں ہے اور بہت سی جگہوں میں نہیں ہے تو یہ Gradually لگ رہی ہیں۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: جناب۔۔۔۔۔

وزیر صحت: میں نے عرض کیا کہ اس وقت چار لگ رہی ہیں، ایک پشاور میں، ایک بنوں میں، ایک ڈی آئی خان میں اور ایک ایبٹ آباد میں، تو یہ انشاء اللہ With the passage of time ہر جگہ پر لگ جائیں گی لیکن چونکہ یہ بہت Expensive۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: مردان جو ہے، وہ پشاور سے ایک گھنٹے کا راستہ ہے لیکن جو مریض پاڑاچنار، ہنگو یا کرک کے دیہی علاقوں سے پشاور آتے ہیں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Priority میں ڈالیں، جب ہو جائیں تو آ جائیں گی۔ جی، محمد ظاہر شاہ صاحب کو ئسچن نمبر 139۔

* 139 ۔ جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال الپوری اور سول ہسپتال بشام موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز کی پوسٹیں عرصہ دراز سے خالی ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ ہسپتالوں میں خالی پوسٹوں پر ڈاکٹرز تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں، حکومت عنقریب خالی آسامیوں کو پر کرے گی، اس کیلئے ایک تجویز زیر غور ہے۔

Mr. Speaker: Any Supplementary question?.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ۔ سپیکر صاحب، ساری کیبنٹ میں مجھے یہ وزیر صحت صاحب بہت پسند ہیں۔

(قہقہے)

ایک آواز: ابھی بھی پسند ہیں؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: نہیں، نہیں، ابھی بھی پسند ہیں اور یہ کہ انہوں نے فری ہینڈ مانگا ہے تو کم از کم میں شانگلہ میں ان کو فری ہینڈ دیتا ہوں (تالیاں) لیکن یہ مجھے بتائیں کہ یہ ڈاکٹرز کب تک لگائیں گے وہاں پر؟ تو میں نے آپ کو فری ہینڈ دے دیا شانگلہ میں۔

جناب سپیکر: اور کسی کا اس پر سپلیمنٹری ہے؟

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب نلوٹھہ صاحب۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب غلام محمد: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھہ صاحب پہلے، پھر آپ۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: جناب سپیکر، ہیلتھ کے حوالے سے میرا ضمنی کوئسچن ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پورے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پر نہیں، اس سے Related ہے؟

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کوئسچن اسی کے اوپر ہو، پورے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پر نہیں۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: ایوب میڈیکل ٹیچنگ ہسپتال ہے۔

جناب سپیکر: پھر آپ اس پر دوسرا سوال لائیں۔ جی، غلام محمد صاحب۔

جناب غلام محمد: جناب سپیکر، میں مشکور ہوں آپ کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسی سے Related ہے؟

جناب غلام محمد: بالکل اسی سے Related ہے۔ میرا اپنا حلقہ، میرے گاؤں میں چار پوسٹیں ڈاکٹرز کی خالی ہیں، اس میں صرف دو میڈیکل افسر ہیں۔ اسی طرح بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز نہیں ہیں، اسی طرح آر ایچ سیز میں ڈاکٹرز نہیں ہیں۔ کسی ایک میں بھی ڈاکٹر نہیں ہے اور لوگ بڑی مشکل سے زندگی گزار رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سپلیمنٹری ہے، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان، سپلیمنٹری کوئسچن۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس کے بعد بھی بہت سے سوالات ہیں، وزیر صاحب نے بھی ارشاد فرمایا، میں رول 48 کے تحت اس کوئسچن پر نوٹس دیتا ہوں جی کہ اس پر ڈسکشن کی جائے کیونکہ ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی بہت زیادہ کمی ہے اور خود انہوں نے ایڈمٹ کیا کہ پانچ، چھ سو ڈاکٹروں کی کمی ہے (تالیاں) جو Already ہیں، جو Already appointed ہیں، ان میں چھ سو ڈاکٹروں کی کمی ہے تو جو نئی پوسٹیں شروع ہیں، وہ تو الگ ہیں۔

جناب سپیکر: یہ Written میں بھیج دیں، یہ Written میں بھیج دیں۔ Next، جی ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔ حاجی ذاکر اللہ خان صاحب، کوئسچن نمبر 143۔

* 143 ۔ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت صوبہ سرحد سے ڈاکٹروں کو مختلف اوقات میں مختلف بیرونی ممالک کے دوروں پر سرکاری طور پر بھیجا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کئی ڈاکٹرز بیرونی ممالک بھیجے جا چکے ہیں، جن میں صوبائی ہیلتھ سیکرٹریٹ میں ایچ آئی وی ایڈز پروگرام کے پروگرام آفیسرز / ایڈوائزر بھی شامل ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ غیر ملکی دوروں پر بھیجے جانے والے ڈاکٹرز کی نامزدگی ایک منظور شدہ Criteria کے تحت کی جاتی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) بیرونی ممالک کے دوروں کیلئے ڈاکٹرز کی نامزدگی کیلئے Criteria کی تفصیل بتائی جائے؛

(2) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جو ڈاکٹرز مختلف اوقات میں مختلف ممالک کو بھیجے گئے ہیں، ان کے نام، عہدہ، پوسٹنگ، نام ملک، تاریخ و مدت دورہ، اغراض و مقاصد اور دورے پر اٹھنے والے اخراجات کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت):</u> (الف) نہیں۔

(ب) نہیں۔

(ج) ہاں۔

(د) (1) Criteria کی تفصیل درج ذیل ہے:

All Government employees on a regular or temprary appointment against a regular post (whether continuing or temprary) shall be eligible for nomination provided that:

a. The training is relevent to the position they are holding or the job they are performing;

b. They are likely to return to the post;

c. They are within the prescribed age limit;

d. No diciplanary action has been taken against them in the last three years; nor is diciplanary action or an enquairy pending against them;

e. They are not involved in criminal proceeding;

f. They fulfill the specific requirments of the facility.

The departments must ensure that candidates who fulfill the specific requirments of a course, such as academic background, experience, age etc, are nominated, in case where no age limits has been specifically prescribed, the following uper age limits shall apply:

Course of more than three months	50 Years.
Course of less than three months	57 Years.
Seminars, Visits, Tour, symposia	No limit.

Departments must ensure that service record of the nominees is good. To this end, the nominees should have good or above ACR grading in the preceding three years. Where such officers are not available or thay have availed such facilites before, a person with two good and one average ACR in the three preceding years of service may be nominated. Officers having even ACR bellow average in the preceding three years shall not be eligible in any case.

In the case of a permanent Government Servant, no minimum period of service is necessary before he/she is sent abroad. In the case of temprary Government servant, he/she should have more than three years service before being nominated for training abroad.

(2)ابھی تک کوئی بھی ڈاکٹر سرکاری اخراجات پر غیر ملکی دوروں پر نہیں گیا ہے۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: میں مطمئن ہوں جی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ یہ دوبارہ ڈاکٹر ذاکراللہ خان صاحب، سوال نمبر 144۔

* 144 ۔ڈاکٹر ذاکراللہ خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی ہیلتھ سیکرٹریٹ میں ایچ آئی وی ایڈز پروگرام عرصہ دراز سے جاری ہے جس میں محکمہ کی دو گاڑیاں چوری ہو چکی ہیں;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ گاڑیوں کی چوری سے متعلق متعلقہ تھانوں میں ایف آئی آر درج کی جا چکی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

1۔مذکورہ دونوں گاڑیاں کن مجاز افسران کے زیر استعمال تھیں;

2۔مذکورہ گاڑیوں کی چوری کی محکمانہ تحقیقات کے نتیجے میں ذمہ داری کن مجاز افسران پر عائد کی گئی ہے، نیز ایف آئی آر درج کروانے کے نتیجے میں تا حال کیا قانونی کارروائی عمل میں لائی جا چکی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی نہیں، اس قسم کا کوئی بھی واقعہ ایڈز کنٹرول پروگرام میں رونما ہی نہیں ہوا۔

(ب) جی نہیں، چونکہ گاڑیوں کی چوری ہی نہیں ہوئی لہذا کوئی ایف آئی آر درج نہیں کی گئی ہے۔

(ج) (الف)و(ب)کے جواب اثبات میں نہیں ہیں۔

<u>ڈاکٹر ذاکراللہ خان:</u> میں مطمئن ہوں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> حج کے بعد آپ نے یہ کیا فلسفہ اختیار کر لیا ہے؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> حج کے بعد بدل گئے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، تسلی ہو گئی ہے، منسٹری کی طرف سے جواب ان کو مل گیا ہے۔ ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرزکوڑی صاحب، کوئسچن نمبر 163، جی۔

* 163 ۔<u>ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرزکوڑی شریف:</u> کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ ضلع لکی مروت میں سول ڈسپنسریاں، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں اکثر غیر فعال اور مایوس کن حالت میں رہے ہیں؛

(ج) اگر (الف) کا جوابات اثبات میں ہو تو:

1۔ ضلع لکی مروت میں ڈسپنسریوں، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد کتنی ہے؛

2۔ ہر ڈسپنسری، بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں موجودہ عملے کی تعداد کتنی ہے اور کتنا عملہ درکار ہے، نیز غیر فعال بی ایچ یوز کو کب تک فعال کیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت):</u> (ا) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، تمام فعال ہیں۔

(ج) 1۔ ضلع لکی مروت میں چار عدد ڈسپنسریاں، ستائیس عدد بی ایچ یوز اور پانچ عدد آر ایچ سیز ہیں۔

2۔ ہر ڈسپنسری، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں عملے کی تعداد درج ذیل ہے۔

<u>ڈسپنسری میں عملہ کی تعداد:</u>

نام آسامی	تعداد	نام آسامی	تعداد
ڈسپنسر	ایک عدد	چوکیدار	ایک عدد
وارڈ اردلی	ایک عدد	سویپر، بہشتی	ایک عدد
دائی	ایک عدد	---	---

<u>بی ایچ یو میں عملہ کی تعداد:</u>

نام آسامی	تعداد	نام آسامی	تعداد

میڈیکل آفیسر	دو عدد	دائی	ایک عدد
میڈیکل ٹیکنیشن	دو عدد	وارڈ اردلی	ایک عدد
لیڈی ہیلتھ وزٹرز	اکیاون عدد	چوکیدار	ایک عدد
سویپر	ایک عدد	---	---

آر ایچ سی میں عملہ کی تعداد:

نام آسامی	تعداد	نام آسامی	تعداد
سینئیر میڈیکل آفیسرز	ایک عدد	دائی	دو عدد
چوکیدار	دو عدد	ڈینٹل اٹینڈنٹ	چار عدد
مالی	ایک عدد	میڈیکل آفیسر	ایک عدد
سینٹری پٹرول	ایک عدد	لیبارٹری اسسٹنٹ	ایک عدد
نائب قاصد	ایک عدد	ڈسپنسر	ایک عدد
سویپر، بہشتی	دو عدد	لیڈی ہیلتھ ورکر	ایک عدد
ڈینٹل ٹیکنیشن	تین عدد	ہیلتھ ٹیکنیشن	تین عدد
وومن میڈیکل آفیسر	ایک عدد	ڈینٹل سرجن	ایک عدد
ڈرائیور	ایک عدد	وارڈ اردلی	دو عدد

اس سلسلے میں عرض ہے کہ اس وقت 317 میڈیکل افسران ٹریننگ پر ہیں اور 90 میڈیکل افسران طویل رخصت پر ہیں جبکہ 105 میڈیکل افسران Deputation پر ہیں، یوں محکمہ میں 512 میڈیکل افسران کی کمی ہے۔ اس کے علاوہ گریڈ 17 سے 18 میں ترقی برائے میڈیکل افسران صوبائی حکومت کے پاس آخری مراحل میں ہے جس کے حل ہوتے ہی ان خالی پوسٹوں کو بھر دیا جائیگا جبکہ پیرامیڈیکل کی پوسٹیں متعلقہ ای ڈی اوز مروجہ قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے خود ہی ان کو بھر سکتے ہیں، اس سلسلے میں تمام ای ڈی اوز ہیلتھ خود مختار ہیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary question?

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرزکوڑی شریف: اس سوال سے میں مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، یہ جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔

وزیر صحت: اب یہ تو بڑاWide phase ہے کہ میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں، وہ کس حصے سے مطمئن نہیں ہیں؟ وہ اگر بتائیں تو پھر میں ان کو بتا سکوں۔

جناب سپیکر: جناب پیر صاحب، سپلیمنٹری کوئسچن۔

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرزکوڑی شریف: جناب، کہا گیا ہے کہ تمام بی ایچ یوز فعال ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے، یہ تمام غیر فعال ہیں۔ جب آلات نہ ہوں، جب دوائیاں نہ ہوں، جب سٹاف نہ ہو تو وہ بی ایچ یوز کیسے فعال ہو سکتے ہیں؟ اب یہ فرما رہے ہیں کہ وہ فعال ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا ہے کہ جو جواب آپ نے مانگا تھا اور انہوں نے دیا ہے، وہ غلط ہے؟

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرزکوڑی شریف: وہ غلط ہے۔ ستائیس بی ایچ یوز ہیں جس میں سترہ کے قریب میڈیکل آفیسرز موجود نہیں ہیں، اسی طرح آر ایچ سیز میں میڈیکل آفیسرز، سینئیر میڈیکل آفیسرز، فیمل میڈیکل آفیسرز۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میری۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اس نوٹس میں Cover ہوتا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جی بالکل ہوتا ہے، دونوں کوئسچنز پہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، بیٹھ جائیں۔ پیر صاحب، یہ نوٹسز آ رہے ہیں، پھر اس پر بات کریں گے۔ جی، اگلا سوال نمبر 164، ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرزکوڑی صاحب۔

* 164 ۔ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرزکوڑی شریف: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع لکی مروت میں چند سال قبل ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال تعمیر ہو چکا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کو عملہ فراہم نہیں کیا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کو مشینری خریدنے کیلئے دو کروڑ کی رقم فراہم کی گئی تھی؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

1۔ مذکورہ ہسپتال کو کن وجوہات کی بناء پر سٹاف اور آلات کی فراہمی نہیں ہوئی؛

2۔ آیا حکومت نے مذکورہ سٹاف اور آلات کی فراہمی کی بابت کوئی انکوائری کی ہے تو رپورٹ کی کاپی فراہم کی جائے، نیز ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف کیا تادیبی کارروائی کی گئی ہے؛

3۔ آیا حکومت مذکورہ ہسپتال کو صحیح خطوط پر چلانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ کروڑوں روپے سے تعمیر شدہ عمارت سے استفادہ کیا جا سکے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، جون 2005ء میں تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) جی نہیں، ہسپتال کو عملہ فراہم کیا گیا ہے جس کی لسٹ درج ذیل ہے۔

Latest Status of Staff on 16-09-2008 of DHQ Hospital Lakki Marwat.

S. #	Desig: of Post	BS	Sanction Post	Filled	V. Post
01	Medical Supdtt:	19	1	1	-
02	S.M.O	19	4	4	-
03	S.M.O	18	10	3	7
04	Pulmonologist	18	1	-	1
05	T Casualty officer	18	1	-	1
06	Dermatologist	18	1	-	1
07	Pathologist	18	1	1	1
08	Radioligist	18	1	-	-
09	Anesthesist	18	1	-	1
10	Gynacologist	18	1	1	-
11	Pharmacist	17	1	-	1
12	M.O	17	15	5	10
13	W.M.O	17	3	1	2
14	Dental Sergeon	17	1	1	-
15	Medical Specialist	18	1	-	1
16	Physician	18	1	1	-
17	Sergeon	18	1	1	-
18	Eye Specialist	18	1	1	-
19	E.N.T Specialist	18	1	1	-
20	Cardiologist	18	1	-	1
21	Ortho: Surgeon	18	1	1	-
22	Chlid: Specialist	18	1	1	-
23	Charge Nurse	16	25	5	20
24	Male Nurse	14	5	-	5
25	Office Assistant	14	1	-	1
26	F.M.T	9	10	-	10
27	Anesthesia Tech:	9	4	1	3
28	Blood Bank Tech:	9	2	1	1
29	Dental Technician	9	2	1	1
30	Phyth: Tech:	9	1	-	1
31	Medical Tech:	9	3	-	3
32	E Medi: Tech:	9	1	-	1

33	Civil M&R Tech:	9	1	-	1
34	Sterilization	9	1	-	1
35	ECG Tech:	9	2	2	-
36	Labortary Tech:	9	3	2	1
37	OT Technician	9	4	2	2
38	Opthalmic Tech:	9	1	1	-
39	X-Ray Tech:	9	3	1	2
40	C Operator	8	1	1	-
41	Senior Clerck	9	1	1	-
42	Store Keeper	7	2	1	1
43	Electrician	6	1	1	-
44	Junior Clerck	7	2	2	-
45	Driver	5	2	2	-
46	Dai	2	5	4	1
47	Dai	Fix	10	10	-
48	Ward Ordali	2	6	6	-
49	Ward Ordali	Fix	44	44	-
50	Chowkidar	Fix	8	8	-
51	Sweeper	Fix	8	8	-
52	Beheshti	Fix	5	5	-
53	Mali	Fix	4	4	-
54	Dhobi	Fix	3	3	-
Total Posts			**221**	**139**	**82**

(ج) جی ہاں، مذکورہ ہسپتال کو مشینری اور آلات خریدنے کیلئے 28.217 ملین روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(د) 1۔ ہسپتال کو فنڈ کے مطابق آلات بھی مہیا کئے گئے ہیں جبکہ سٹاف کی تعیناتی کا ذکر جز(ب) میں دیا گیا ہے۔

2۔نیب اس سلسلے میں اب بھی انکوائری کر رہا ہے، رپورٹ ملنے پر مہیا کر دی جائے گی۔

3۔ ہسپتال ہذا اپریل 2005ء سے جزوی طور اور جنوری 2007 سے مکمل طور پر چالو ہے لیکن ہسپتال کے رہائشی علاقہ میں دو ہاسٹلز، پانچ بنگلے اور تین کوارٹرز پاک فوج کے زیر استعمال ہیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary regarding this Question?

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرزکوڑی شریف: سپلیمنٹری کوئسچن نہیں ہے لیکن جواب پھر غلط دیا گیا ہے۔اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، کس پورشن میں آپ غلطی Feel کر رہے ہیں، وہ آپ Read out کریں کہ کونسا غلط ہے؟

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرزکوڑی شریف: یہ مذکورہ ہسپتال، ضلع لکی مروت کی بات میں کر رہا ہوں، اس میں کہا گیا ہے کہ ہسپتال کو دو کروڑ کی مشینری اور آلات فراہم کئے گئے ہیں مگر یہ مجھے بتایا جائے کہ اس مشینری اور آلات کو فراہم کرنے کے بعد کیا وہاں پر کبھی مریض داخل ہوا ہے؟ کیا کوئی آپریشن اس ہسپتال میں ہوا ہے؟ جب کبھی لوگ جاتے ہیں تو ان کو ڈیرہ، بنوں اور پشاور کو علاج کیلئے جانے کا کہا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر ہیلتھ، پلیز جواب دے دیں۔

محترمہ یاسمین ضیاء: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! ایک منٹ۔ ایک منٹ، بی بی۔

محترمہ یاسمین ضیاء: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: یاسمین ضیاء بی بی، سپلیمنٹری کوئسچن، سپلیمنٹری۔

محترمہ یاسمین ضیاء: شکریہ، سر۔ سر، میرے خیال میں مائیک سسٹم وہی حالت میں ہے۔ اس میں سر، میرا سپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا مائیک ذرا آن کریں۔

محترمہ یاسمین ضیاء: یہ جو 28.217 ملین روپے فراہم کئے ہیں، اس کے حوالے سے انہوں نے کہا ہے کہ نیب اب بھی اس کی انکوائری کر رہا ہے، تو سر، یہ انکوائری کب سے سٹارٹ ہے اور یہ کب تک ہو گی؟ اس کے بارے میں انہوں نے کوئی بات نہیں کی ہے، کہتے ہیں کہ جب رپورٹ ملے گی تو پھر مہیا کی جائے گی۔ اس کے علاوہ سر، یہاں پر جس ڈی ایچ کیو ہاسپٹل کی بات ہو رہی ہے، یہاں پر نہ کوئی ایمرجنسی موجود ہے، اس کے علاوہ یہاں سے لکی مروت تک تمام ہاسپٹلز کی یہی سچویشن ہے۔ گمبیلا ہسپتال میں رات کو جو پانچ بچے لائے گئے، وہ گیسٹرو بیماری میں مبتلا ہوئے تھے، ان دنوں میں یہ بیماری بہت زیادہ پھیلی ہوئی تھی، تمام بچے Expire ہو گئے تھے، ان کو کوئی Facility مہیا نہیں کی گئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! اس وقت کوئسچن لکی مروت ہاسپٹل پر ہے، اس میں جو Fault ہو، وہ بتادیں۔ آپ کا سپلیمنٹری کوئسچن۔۔۔۔

محترمہ یاسمین ضیاء: سر،اس گرانٹ کے بارے میں یہ جو انکوائری کر رہے ہیں،اس کے بارے میں نہیں بتایا گیا ہے کہ کب سے سٹارٹ ہوئی ہے اور کب تک مکمل ہو جائے گی؟ سر، کروڑوں روپے کی مشینری وہاں سے غائب ہے،اس کا کچھ بھی پتہ نہیں ہے۔کسی کو بھی Facilities نہیں ملتیں، تمام لوگ یہاں پشاور آتے ہیں، ٹنل بند ہوتا ہے اور صحت کے حوالے سے کوئی بھی Facility نہیں ملتی ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ہیلتھ، یہ دو کونسپٹز آئے ہیں انکوائری والے سے اور یہ جو بی بی بتارہی ہیں اور ڈاکٹر صاحب بھی بتارہے ہیں۔

ڈاکٹر اقبال دین: په دیکبنے جي یو سپلیمنٹري کوئسچن دے په دغه باندے۔

جناب سپیکر: لکی کے بارے میں؟

ڈاکٹر اقبال دین: جي د لکي باره کبنے دے۔ په دیکبنے سر، سوال دا سے شوے دے "کہ آیا حکومت مذکورہ ہسپتال کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب کا مائیک آن کریں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ہو سکتا ہے کہ آپ کا ٹھیک ہو۔ اچھا آدھے مائیک ابھی کام کر رہے ہیں اور آدھے نہیں کر رہے ہیں۔ اچھا جی ڈاکٹر صاحب، ذرا تیز بولیں۔

ڈاکٹر اقبال دین: جي سوال ډاکټر صاحب دا کړے دے چه "آیا حکومت مذکورہ ہسپتال کو صحیح خطوط پر چلانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ کروڑوں روپے سے تعمیر شدہ عمارت سے استفادہ کیا جا سکے"، نو په جواب کبنے دا راغي چه "ہسپتال ہذا اپریل 2005 سے جزوی طور پر اور جنوری 2007 سے مکمل طور پر چالو ہے لیکن ہسپتال کے رہائشی علاقہ میں دو ہاسٹلز، پانچ بنگلے اور تین کوارٹرز پاک فوج کے زیر استعمال ہیں" نو آیا په صحیح خطوط باندے چلول دا سے دي؟ دا بنگلے او هاسټلز د چا د پاره جوړ شوي وو او په هغے کبنے چه آرمي پرته ده نو مطلب دا دے چه د چا د پاره چه جوړ شوي وو، هغه سټاف هلته کبنے نشته دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر، جواب دے دیں اس کا۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، ایک تو انہوں نے کہا ہے کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ظاہر علی شاہ صاحب کا مائیک آن کریں، اگر یہ آن نہیں ہوتا تو اس طرف آ جائیں میرے خیال میں۔

وزیر صحت: بس جی لږ په زوره به وایمه، ټول به ئے واوری۔ جہاں تک زکوڑی صاحب کا تعلق ہے، انہوں نے جو بات کی ہے کہ میں اس سے مطمئن نہیں ہوں اور دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ یہ غائب ہیں، اس پر نیب کی کارروائی اب بھی چل رہی ہے۔

جناب سپیکر: اب بھی چل رہی ہے؟

وزیر صحت: اب بھی چل رہی ہے اور یہ کب Complete ہوگی، اس کا تو جواب As such کوئی نہیں دے سکتا، نیب والے یہ انکوائری کر رہے ہیں۔ جہاں تک ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ وہاں پر جو رہائشی علاقہ ہے جس میں ہاسٹلز ہیں اور کچھ بنگلے ہیں، اس میں آرمی لاء اینڈ آرڈر کی سچویشن کی وجہ سے وہاں پر ہے، جب سے وہ بنے ہیں اور اس وقت سے ان کو Deploy کیا ہوا ہے اور اس کے اندر ہی وہ رہ رہے ہیں۔ ڈاکٹروں کا جہاں تک تعلق ہے، وہ Commute کر رہے ہیں کیونکہ تھوڑا سا فاصلہ ہے تو وہ Daily آتے ہیں اور جاتے ہیں۔ کچھ سٹاف وہاں پر موجود ہے جو کہ وہاں پر مستقل رہتا ہے لیکن باقی سٹاف جو ہے، وہ Commute کرتا ہے کیونکہ یہ ہسپتال شہر سے تقریباً کوئی چودہ پندرہ کلومیٹر دور واقع ہے تو اس میں سٹاف کو تھوڑا سا پرابلم ضرور ہے لیکن ہسپتال Functional ہے۔

جناب سپیکر: یہ نیب کو ذرا لکھیں کہ یہ انکوائری فوری، اتنے سالوں سے اگر وہ نہیں کر رہے تو واپس ادھر ہمیں بھیج دے، ہمارا پراونشل ڈیپارٹمنٹ یہ انکوائری کر لے گا۔ Next Question No. 17, Dr. Faiza Rashid. Not present. Question No. 174, Dr. Muhammad Khalid Raza Pir Zakori Sharif.

* 174 ۔ ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر زکوڑی شریف: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع لکی مروت کی ڈسپنسریوں، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کیلئے 2008-09 کے بجٹ میں فنڈز مختص کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

1۔ کیا موجودہ حکومت ضلع لکی مروت میں مزید ڈسپنسریاں، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؛

2۔ کیا حکومت پہلے سے موجودہ ڈسپنسریوں، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کیلئے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، کوٹکہ آیاز محین خیل میں ایک سول ڈسپنسری بنانا زیر غور ہے اور ای ڈی او (ایچ) لکی مروت سے فیزیبیلٹی رپورٹ مانگی گئی ہے۔

2۔ جی ہاں، گریڈ سترہ سے گریڈ اٹھارہ میں ترقی کا کیس برائے میڈیکل افسران صوبائی حکومت کے پاس آخری مراحل میں ہے۔ جیسے ہی یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچے گا تو تمام خالی پوسٹوں کو پر کر دیا جائے گا جبکہ کلریکل سٹاف اور دیگر عملہ کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کیلئے تمام ای ڈی اوز کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرز کوڑی شریف: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صاحب کا مائیک ذرا کوشش کریں آن کریں، اگر ہو سکے۔ پیر صاحب! سپلیمنٹری کوسچن بتادیں۔

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرز کوڑی شریف: جناب سپیکر۔۔۔۔

Mr. Speaker: Any supplementary question?

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرز کوڑی شریف: پورے ضلع میں ایک ڈسپنسری قائم کی جا رہی ہے، لکی مروت میں پورے ڈسٹرکٹ میں ایک ڈسپنسری۔۔۔۔

جناب سپیکر: پورے ضلع میں ایک ڈسپنسری کام کر رہی ہے؟

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرز کوڑی شریف: قائم کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: قائم کی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب! سپلیمنٹری کوسچن کیا ہے؟

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرز کوڑی شریف: میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ پورے ضلع میں ایک ڈسپنسری کا کہہ رہے ہیں کہ وہ ہم قائم کر رہے ہیں، پورے ڈسٹرکٹ میں ایک ڈسپنسری قائم کر رہے ہیں، یہ بڑا کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں؟ (تالیاں)

جناب سپیکر: جی، منسٹر ہیلتھ صاحب۔

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔ جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ واقعی ایک ڈسپنسری کی بات ہے وہاں پر لیکن یہ نہیں کہ وہاں پر اب ایک ڈسپنسری بنائی جا رہی ہے، اس سے پہلے بھی وہاں پر سول ڈسپنسریز موجود ہیں، اس سال ایک اور ڈسپنسری کا Addition ہو رہا ہے اور اس کی فیزیبلٹی ہم بنا رہے ہیں اور اس

پر کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ تو نہیں کہ وہاں پر آج تک کچھ بھی نہیں تھا اور ابھی ایک سول ڈسپنسری بنائی جارہی ہے۔ وہاں پر Basic جو Facilities ہیں، جو یونٹس ہیں، ہیلتھ یونٹس ہیں، وہ پہلے سے موجود ہیں، یہ Addition کیا جارہا ہے ایک سول ڈسپنسری کا۔

جناب سپیکر: وہاں پہلے سے یہ آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز موجود ہیں؟

وزیر صحت: سب موجود ہیں۔

جناب سپیکر: موجود ہیں، Functional ہیں۔ ڈاکٹر صاحب! بہتر ہوگا، آپ پورا نہیں سمجھیں یا نہیں سمجھ رہے ہیں تو منسٹر صاحب اور آپ میرے چیمبر میں آئیں گے۔ Next، جی مفتی جانان صاحب، مفتی جانان صاحب۔۔۔۔۔

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرزکوڑی شریف: خالی آسامیاں پر کی جائیں۔ جناب سپیکر صاحب، خالی آسامیاں اس طرح پر کی جارہی ہیں کہ وہاں پر ای ڈی او ہیلتھ ایک شخص ہے عبدالرحمان، جب وہ ہاسپٹل میں ان آسامیوں پر تقرریاں کر رہا تھا تو بحیثیت ایک MPA concerned میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بڑی بے تکلفی سے جواب دیا کہ یہ فلاں فلاں پوسٹیں میرے بھتیجوں کیلئے موجود ہیں۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: یہ فریش کوئسچن ہے، یہ تو فریش کوئسچن ہے۔

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرزکوڑی شریف: اگر یہ فلاں فلاں پوسٹیں بھتیجوں کیلئے موجود ہیں تو پھر ایڈورٹائزمنٹ پر حکومت کا سرمایہ کیوں خرچ کیا جارہا ہے اور امیدواروں کو تکلیف کیوں دی جارہی ہے؟ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے جناب منسٹر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرونگا اور یہ ان سے استدعا کرونگا کہ ہمیں ایسے شخص کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے اور۔۔۔۔۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: یہ تقرریاں ہو چکی ہیں یا ہو رہی ہیں؟

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرزکوڑی شریف: یہ ہو رہی ہیں، ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: ہو رہی ہیں۔

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرزکوڑی شریف: اور یہ اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرزکوڑی شریف: جو بھرتی وہ کر رہا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس شخص کو فوراً تبدیل کیا جائے، وہ تو بڑی اچھی فیملی پلاننگ کرنا جانتا ہے کہ محکمے میں اپنے پوری فیملی کو، ہمارے محکمے کو اپنی فیملی سے بھر رہا ہے۔ دوسرا میں یہ کہتا ہوں کہ میرے حلقے میں ایک غریب شخص کا بھی اتنا حق ہے، جتنا اس ای ڈی او ہیلتھ کے بھتیجوں اور بھانجوں کا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب اور پیر صاحب پھر میرے چیمبر میں آئیں گے، یہ مسئلہ ادھر حل کریں گے۔ جی مفتی صاحب، مفتی محمد جانان صاحب، کوئسچن نمبر۔۔۔۔۔

وزیر صحت: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ٹائم ضائع ہو رہا ہے، کوئسچنز ضائع ہو رہے ہیں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، میں ان کا بڑا، اگر آپ ایک منٹ دے دیں تو میں پیر صاحب کی بات کا جواب دے دوں۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی نہیں، ابھی وہ ہو گیا ہے۔ جی مفتی جانان صاحب! کوئسچن نمبر 177۔

* 177 ۔ مفتی سید جانان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں دوآبہ کے مقام پر ہسپتال کی تعمیر شروع ہوئی ہے;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہنگو کی عمارت تعمیر کرنے کیلئے فنڈ مختص کیا گیا ہے;

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو:

1۔ حکومت دوآبہ ہسپتال ہنگو کا باقیماندہ کام کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے;

2۔ ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہنگو کا تعمیراتی کام کب شروع ہوگا، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) 1۔ حکومت دوآبہ ہسپتال ہنگو کا کام دو سال میں مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ باقیماندہ کام کے ٹینڈر تین بار ہو چکے ہیں لیکن کوئی ٹھیکیدار 1999ء کے شیڈول ریٹ پر تیار نہ تھا۔ اب چونکہ شیڈول ریٹ 2008 منظور ہو گیا ہے، Revised PC-1 کی منظوری کے بعد جلد ہی کام شروع ہو جائے گا۔

2۔ ضلعی ہیڈ کواٹر ہسپتال ہنگو کا کام بھی جلد شروع ہو جائے گا۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ ٹھیکیداران 1999ء کے شیڈول ریٹ پر کام کرنے کو تیار نہیں تھے، اب 2008ء شیڈول ریٹ منظور ہو چکا ہے لہذا Revised PC-1 کی منظوری کے بعد جلد ہی کام شروع کر دیا جائے گا۔

مفتی سید جانان: شکریہ جی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم-----

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کوئسچن۔

مفتی سید جانان: زۂ جي دا عرض کول غواړم-----

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کوئسچن؟

مفتی سید جانان: که تاسو زما نوم پوره اخلئ نو دا به ډیره بهتره وي او دويم عرض جي دا کوم چه دا ساؤنډ سسټم، هغه بله ورځ هم په دے باندے خبره اوشوله، دا چرته د ميونسپل کميټئ جماعت خو نه دے چه په چندو باندے چليږي؟-----

جناب سپیکر: دا پريږدئ جي، دا پريږدئ جي۔

مفتی سید جانان: دا پريږدم، دا پريږدمه جي خو دا عرض کومه چه دا خو ايوان دے جي۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب! آپ کا سپلیمنٹری کوئسچن کیا ہے؟

مفتی سید جانان: سوال جي دا دے چه وزير صحت د دا ارشاد اوفرمائي چه-----

جناب سپیکر: سیریس ہو جائیں۔

مفتی سید جانان: آيا دا درست دي چه ضلع هنگو کښے د دوآبه په مقام په هسپتال باندے کار شروع دے؟ نمبر دو "آیا یہ درست ہے کہ ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال ہنگو کی عمارت تعمیر کرنے کیلئے فنڈ مختص کیا گیا ہے"، لاندے د (الف) او (ب) جز جوابات کښے ئے دا ليکلي دي چه اثبات میں ہیں۔ جواب کښے ليکي چه "حکومت دوآبہ ہسپتال ہنگو کا کام دو سال میں مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ باقیماندہ کام کے ٹینڈر تین بار ہو چکے ہیں لیکن کوئی ٹھیکیدار 1999ء کے شیڈول ریٹ پر تیار نہ تھا، اب چونکہ شیڈول ریٹ 2008 منظور ہو گیا ہے" نو لهذا په دے باندے به کار شروع کيږي، کله به شروع کيږي؟

جناب سپیکر: جی منسٹر ہیلتھ، جواب دے دیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ کا سپلیمنٹری کوئسچن ہے جی؟

جناب محمد جاوید عباسی: جی ہاں۔

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں ایک ریکویسٹ کرونگا۔ میں پورے محکمے کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہیلتھ کے متعلق بات ہو رہی ہے، شاید اس کے بعد آپ نے دوسری کارروائی شروع کرنی ہے۔ سر، یہ تو بتادیں ادھر، آج جو سب سے بڑا مسئلہ اس صوبے کو درپیش ہے کہ ایوب ٹیچنگ ہسپتال جو ہزارہ ڈویژن کا سب سے بڑا ہسپتال ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ الگ مسئلہ ہے، آپ اس پر سپلیمنٹری کریں Regarding this Question۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، اس پر میں ایک منٹ لونگا۔ منسٹر صاحب جواب دیں گے کہ آج۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ڈیبیٹ نہیں ہے، یہ کوئسچن ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جی، ڈیبیٹ نہیں کر رہا۔ آج میدان جنگ بنا ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کوئسچن کریں۔

جناب محمد جاوید عباسی: مریضوں کو نکال کر، آج چار دنوں سے وہاں پر کسی مریض کو ایڈمٹ نہیں کیا گیا۔ جو بہت سیریس مریض تھے، ان کو وہاں سے نکال کر صوبے کی دوسری جگہوں پر بھیجا جا رہا ہے۔ پہلی مرتبہ، یہ ہزارہ ڈویژن کے سارے ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: پہلی مرتبہ ایک دوسرے پر ایف آئی آر۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: پہلی مرتبہ۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: ایک منٹ، قاسم خان صاحب۔ پہلی مرتبہ جناب سپیکر، ڈاکٹروں کی آپس میں لڑائی ہو رہی ہے۔ ڈاکٹروں نے ایک دوسروں کے خلاف ایف آئی آرز کاٹی ہیں۔ ایوب ٹیچنگ ہاسپٹل سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو آپ کسی دوسرے موشن میں پیش کریں، یہ کوئسچن ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، میں کہتا ہوں کہ وہاں پر بڑی ایمرجنسی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوئسچن ہے۔
جناب محمد جاوید عباسی: بڑی ایمرجنسی ہے، مجھے آپ موقع دے دیں۔
جناب سپیکر: اس کے بعد۔
جناب محمد جاوید عباسی: اس کے بعد آپ موقع دیں گے؟
جناب سپیکر: اس کے بعد۔ جی مفتی جانان صاحب بتا رہے ہیں کہ ان کی آپ تسلی کر لیں کہ یہ کب شروع ہوگا؟
وزیر صحت: جناب سپیکر، انہوں نے بات کی ہے جس کا ہم نے جواب دیا ہے۔ باقی یہ ایسا ہے کہ اصل میں یہ تین مرتبہ ٹینڈر ہوا تھا تو اس وقت لوگ اس پر اسلئے نہیں آ رہے تھے کہ سی ایس آر Revise نہیں ہوا تھا، اب سی ایس آر Revise ہو چکا ہے، سی ایس آر ریٹس جو ہیں، وہ Revise ہو چکے ہیں اور اس کا Financial impact آتا ہے۔ ان ریٹس کا ہم نے Revised PC-1 بنا کے پی اینڈ ڈی کو بھیجا ہوا ہے، اس کی Approval کے بعد اس پر کام شروع ہوگا کیونکہ ریٹس بڑھ گئے ہیں تو وہ Cost بڑھ گئی ہے تو Cost بڑھنے کی وجہ سے ہم نے Revised PC -1 بنا کر پی اینڈ ڈی کو بھیجا ہوا ہے۔ اب اسی مہینے اس کی میٹنگ ہونی والی ہے تو اس میں یہ پراجیکٹ Approve ہو جائے گا۔
جناب سپیکر: یہ کب تک Expected ہے پی اینڈ ڈی سے آنا؟
وزیر صحت: یہ انشاء اللہ ایک مہینے میں ہو جائے گا۔
جناب سپیکر: ایک مہینے کے اندر اندر یہ آ جائے گا، اس کے بعد Re tender ہوگا؟
وزیر صحت: جی، آ جائے گا۔
مفتی سید جانان: جناب سپیکر۔
جناب سپیکر: کوئی اور سپلیمنٹری کوئسچن، مفتی صاحب؟
مفتی سید جانان: جی دوئ وائی چہ "ہنگو ضلع ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا کام بھی جلد شروع ہو جائے گا۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ ٹھیکیداران 1999ء کے شیڈول ریٹ پر کام کرنے کو تیار نہیں تھے"، نو د دے بہ جی څه دغه وی؟ دا خو جی تاسو ما له اعتماد را کوئ، ما ته جی دا اطلاع را رسیدلے ده چه دا سکیم بلاک کوی۔ Ongoing scheme دے، په دے باندے کروړ، دوه کروړه روپئ لګیدلے دی او ما ته دا اطلاع ده چه دا بندوی خو دا به تاسو ما ته دا اعتماد را کوئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، پتہ نہیں کہ یہ ان کے پاس کہاں سے انفارمیشن ہے؟ کوئی بھی On going scheme drop نہیں ہو رہی۔ جو بھی On going schemes ہیں، وہ آگے چلیں گی۔

مفتی سید جانان: ٹھیک شوہ جی۔

Mr. Ateef-ur-Rehman: Point of order.

جناب سپیکر: جی۔

جناب عطیف الرحمان: ھغه پریس والا جی بائیکاٹ او کړو۔ پریس والا ----

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دا هغوی د ساؤنډ په باره کښے بائیکاټ کړے دے۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

173۔ڈاکٹر فائزہ رشید: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہری پور کی تمام بی ایچ یوز کو سرحد رورل سپورٹ پروگرام کے حوالے کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بی ایچ یوز کو ایس آر ایس پی کے حوالے کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ صحت صوبہ سرحد نے مختلف اضلاع کے بنیادی مراکز صحت کے انتظامی امور ایس آر ایس پی / پی پی ایچ آئی کے سپرد کئے ہیں جن میں ضلع ہری پور بھی شامل ہے۔

(ب) وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ ضلعی سطح پر بنیادی صحت کی سہولیات میں نمایاں طور پر بہتری لانا تاکہ صحت کے معیاری پیکج کی ترسیل کو یقینی بنایا جاسکے اور عوام ان سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکے۔

2۔ بنیادی مراکز صحت میں ادویات کی موجودگی کو یقینی بنانا۔ بنیادی صحت کے مراکز میں علاج معالجے کے معیار کو بہتر بنانا۔ بنیادی مراکز صحت میں ڈاکٹروں کی موجودگی کو یقینی بنانا۔ بنیادی صحت کی سہولیات تک بلا امتیاز علاقہ معاش وجنس کی رسائی۔

3۔اس بات کو یقینی بنانا کہ عوام الناس سرکاری مراکز صحت کی کارکردگی سے مطمئن ہوں اور اس میں برابر حصہ لیتے رہے۔

4۔ ضلعی حکومت یا حکومتی پالیسی کے تحت مہیا کئے گئے بجٹ کے مطابق محکمہ صحت کے اہلکاروں کی استعداد کار کو بڑھانا تاکہ وہ عوام تک صحت کی بہترین سہولیات فراہم کر سکیں۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: معزز اراکین کی رخصت کیلئے درخواستیں: جناب وجیہ الزمان خان، ایم پی اے، نے 12 جنوری 2009 یعنی آج کیلئے چھٹی کی درخواست دی ہے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> Leave is granted. The House is adjourned for half an Hour, thirty minutes.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی تیس منٹ کیلئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>:جناب سپیکر۔

(شور)

<u>سید قلب حسن</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب، ایک اہم اور Sensitive issue پر بات کرنے کی اجازت دے دیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>:ذرا ہاؤس In order ہونے دیں، تھوڑا سا صبر کریں۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>:جی شکریہ، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: مجھے کسی دوست نے سپیشل صبر کی بڑی تاکید کی ہے، وہی آپ کو بھی کہتا ہوں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>Mr. Speaker:</u> Item No. 8: The Honourable Minister for law….

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، پہلے ہم نے بات شروع کی تو آپ نے کہا کہ اس کے بعد آپ کر لیں گے۔ یہ اس سے پہلے کر لیں جی، انتہائی Sensitive issue ہے، سر۔ سر، یہ ہزارہ ڈویژن سے تعلق رکھتا ہے، نوسو مریضوں کو اس وقت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں، دو منٹ بیٹھیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، اس پر ہزارہ کے سارے ایم پی ایز بات کرنا چاہتے ہیں، یہ انتہائی اہم ایشو ہے۔ ہم چاہیں گے کہ اس پر آپ ہمیں بات کرنے کیلئے ٹائم دے دیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جس وقت میں نے آپ کو بلایا، اس وقت آپ لوگوں میں اتنی وہ نہیں ہے کہ آپ میرے پاس آجاتے۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، کتنی دفعہ آپ کو بلایا؟ نلوٹھہ صاحب کدھر ہیں؟ نلوٹھہ صاحب آپ کے پیچھے آئے تھے، اگر آپ خوامخواہ، دیکھیں ذرا ہر چیز کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: ابھی ہم کو تھوڑی سی بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: ابھی تھوڑی سی یہ کاروائی کرنے دیں، پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ آپ بیٹھیں جی۔

پالیسی اصول 2007 پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs, on behalf of honourable Chief Minister NWFP, to please lay on the table of the House 'The report of Observance and Implementation of Principles of Policy in relation to the affairs of NWFP, for the year 2007'. Honourable Minister for Law, please.

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ یہ ایجنڈے میں پہلے نہیں ہے، اس سے پہلے ایڈجرنمنٹ موشنز تھیں اور کال اٹینشن نوٹس تھے۔

جناب سپیکر: یہ پہلے لے رہے ہیں کیونکہ ساؤنڈ سسٹم اگر پھر خراب ہو گیا، وہ اس کے بعد کر لیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: تھیک شوہ جی۔

جناب سپیکر: جی جناب لاء منسٹر صاحب۔

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): Sir, on behalf of honourable Chief Minister, I present before this august House 'The

Report of Observance and Implementation of Principles of Policy in relation to the affairs of North West Frontier Province for the Year 2007'.

Mr. Speaker: It stands laid.

مجلس قائمہ کی رپورٹ کی مدت میں توسیع کیلئے تحریک کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9: Mr. Mukhtiar Ali, MPA/Chairman of Standing Committee No. 26 on Elementary and Secondary Education, to please move for the extension in the period for presentation the report of the Committee. Mr.Mukhtiar Ali Khan.

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: سر، یہ انتہائی اہم ایشو ہے، اگر وہ نہیں ہیں تو لاء منسٹر ان کے Behalf پر پڑھ لیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر! ان کے Behalf پر پڑھ لیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: وہ آ گئے جی۔

جناب سپیکر: Extension کیلئے آپ پیش کریں۔

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی مختیار علی خان۔

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: شکریہ، جناب سپیکر۔ "میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اسمبلی کے قواعد انضباط کار و طریقہ کار کے قاعدہ 185 کے تحت مجلس قائمہ نمبر 26 برائے محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج تک کیلئے توسیع کی جائے"۔ شکریہ جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the Honourable Member/Chairman of Standing Committee No. 26, on Elementary and Secondary Education to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے ابتدائی وثانوی تعلیم کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10 and 11, Mr. Mukhtiar Ali Khan, MPA/ Chairman Standing Committee No. 26 on Elemenatary and Secondary Education, to please present the report before the House.

جناب محتیار علی ایڈوکیٹ: شکریہ، سپیکر صاحب۔ میں اس معزز ایوان میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس قائمہ نمبر26 برائے ابتدائی وثانوی تعلیم سے متعلق رپورٹ منظور کی جائے۔ شکریہ جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of the Standing Committee No. 26 on Elementary and Secondary Education may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

جناب محتیار علی ایڈوکیٹ: شکریہ۔

جناب محمد زمین خان: پوائنټ آف آرډر، سر۔ پوائنټ آف آرډر۔ هم په دیکښے زما یو عرض دے، هم په دے سټینډنګ کمیټۍ کښے زما یو آئټم نمبر-----

جناب سپیکر: بس دا خو درنه اوس تیره شوه، مخکښے به د وئیلی وو۔

جناب محمد زمین خان: بس دغه اوشو، سر۔ هم په دے آئټم نمبر 3 کښے سر، زما چیئرمین صاحب ته صرف دا درخواست دے چه په دیکښے دا ډیره Important issue ده، ډیر Irregular orders شوی دی جی۔ په دیکښے جی ما لاء هم راوړے ده ځکه نن چونکه دا رپورټ پیش کیدو، قانون یو څه وائی او هغه آرډر بل شان شوے دے، نو زۀ صرف دغه درخواست کومه چه دا اوشی۔

جناب سپیکر: چیئرمین صاحب ته بیا خواست اوکړئ جی، کمیټی ده۔

تحاریک استحقاق

Mr. Speaker: Ji, item No. 5, 'Question of Privileges'. Malik Badshah Saleh, MPA, -------

جناب محمد جاوید عباسی: سر، اس سے پہلے آپ نے ہمیں-----

Mr. Speaker: Malik Badshah Saleh, MPA, to please move his privilege motion No. 37. Malik Badshah Saleh.

جناب بادشاہ صالح: ډیرہ مہربانی، شکریہ۔ میں مورخہ 2008-09-03 کو اپنے علاقے کے درخواست گزاروں کے ساتھ محکمہ پیسکیٹ کے دفتر واقع حیات آباد گیا جہاں پر میری ملاقات ذوالفقار نامی انجینئر سے ہوئی جس کو میں نے اپنے حلقے کے بارے میں درخواستیں دے دیں۔ مذکورہ انجینئر ذوالفقار نے میرے ساتھ انتہائی بدتمیزی کی جس سے میرے حلقے کے ووٹرز کے سامنے میری ساکھ مجروح ہوئی، یہاں تک کہ رشوت کا بھی مطالبہ کیا جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا۔

جی دا ستاسو پہ نوټس کښے زۀ راولمہ چہ دا یوہ محکمہ دہ پہ حیات آباد کښے، د پی ډی اے دفتر شا تہ دہ، د دوئ نہ علاقے تہ مونږہ جنریټرے اوړو، ډیرے زیاتے موترینہ مخکښے هم اوړے دی، چہ کلہ بہ بیا دوئ راغلل نو مونږہ بہ هغہ خلقو کلی والو تہ اووئیل نو هغوی بہ ورلہ چندہ اوکړلہ، داسے شل شل، پنځوس پنځوس روپئ جی، بیا یوہ ورځ زمونږہ د علاقے خلق راغلل چہ زمونږہ دوہ جنریټرے دی او مونږ لہ ئے نہ راکوی نو زۀ هم د هغوی سرہ پخپلہ لاړمہ او پہ روژہ کښے دا واقعہ شوے دہ جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا محکمہ څہ شے دے؟

جناب بادشاہ صالح: دا پیسکیټ دے، د دے پی ډی اے شا تہ جنریټرے ورکوی خلقو لہ جی، پیسکیټ، پیسکیټ، پکرک۔

جناب سپیکر: دا پہ کرایہ ورکوی، پہ څہ ورکوی؟

جناب بادشاہ صالح: دا جی تاسو بہ درخواست ورکړئ لکہ مخکښے زۀ د یونین کونسل ناظم وومہ نو پہ هغہ حیثیت بہ مونږہ درخواستونہ ورکول او دا جنریټرے بہ مونږ تہ حوالہ کیدے۔ مشینری دوئ ورکوی، بیا دا کومہ نالہ او کوټہ چہ دہ، دا قوم پخپلہ جوړوی، نو هغوی پہ ډاګہ او پہ روژہ کښے څہ چل پرے اوشو جی، نو هغوی زما د مخے مطالبہ اوکړہ چہ مونږ لہ پیسے راکړہ نو زما خو چہ څہ عمل وو نو هغہ مے ورسرہ کړے دے هغہ ځائے کښے خو دا خبرہ مے دے کونسل تہ راوړہ جی چہ تاسو دغہ سړی راګیر کړئ او دا فیصلہ کمیټئ تہ حوالہ کړئ چہ دوئ تہ سزا ورکړے شی۔

جناب سپیکر: دا چرتہ دے؟

<u>جناب بادشاہ صالح:</u> دا پہ حیات آباد کبنے ئے دفتر دے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا منسٹر صاحب چرتہ دے؟ دا کوم ڈیپارٹمنٹ سرہ دہ؟

<u>جناب بادشاہ صالح:</u> یرہ جی دا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر اریگیشن کہاں ہیں؟

<u>ایک آواز:</u> منسٹر خو نشتہ جی خو دا د فیڈرل گورنمنٹ ادارہ دہ جی۔

<u>جناب محمد زمین خان:</u> دا جی د فیڈرل سرہ راځی۔

<u>جناب سپیکر:</u> د فیڈرل گورنمنٹ؟

<u>جناب محمد زمین خان:</u> او جی۔ سر، دا سائنس او ټیکنالوجی سرہ تعلق لری او دا یقیناً چہ ډیر اہم دغہ دے او دا د مائیکرو ھائیډرو جنریټرنگ پراجیکٹ دے۔ دا پکار دہ چہ دوئ څنگہ اووئیل نو ھغسے د اوکړی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> پاور سرہ تعلق لری۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی لاء منسٹر صاحب۔ جی، لاء منسٹر صاحب۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> کمیټۍ تہ ئے ورکړئ جی چہ بیا څہ فیصلہ راغلہ نو زمونږ گورنمنٹ بہ ئے اوکړی انشاءاللہ۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay. Is it the desire of the House that the privilege motion No. 37 moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee. Mr. Muhammad Zahir Shah Khan, to please move his privilege motion No. 40. Muhammad Zahir Shah Khan.

<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان:</u> شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا وقار مجروح ہوا ہے۔ میرے حلقہ انتخاب پی ایف۔87 شانگلہ ون میں درجہ چہارم کی آسامیاں محکمہ تعلیم نے اخبارات میں مشتہر کر کے لوگوں سے درخواستیں لیں اور ڈی ایس سی نے انٹرویو کر کے 22 جولائی 2008 کو ان پر

تین آدمیوں کی تقرری کے حکم نامے جاری کئے اور پھر اسی دن منسٹر تعلیم کے حکم پر انہیں منسوخ کیا گیا۔۔۔۔

آوازیں:اوہ،اوہ، شیم، شیم۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: تین چار روز کے بعد ان تین آدمیوں میں سے ایک آدمی کو جوان کی پارٹی سے تعلق رکھتا تھا، دوبارہ تعینات کیا گیا۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:ان کی پارٹی سے کیا؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان:اور باقی دو آدمیوں کو وزیر اعلیٰ صاحب نے میری درخواست پر بحال کرنے کا حکم جاری کر دیا۔

ایک آواز: دا د کومے پارټئ سره ولاړ دے ؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان:اور تین چار مہینے نوکری کر کے تنخواہ لینے کے بعد مورخہ 4 دسمبر 2008 کو دوبارہ ان کی برخاستگی ہوئی اور ان کی جگہ دو اور بندوں کی تقرری کے حکمنامے جاری کئے گئے جس کی کاپی مخصوص پارٹی کے صدر کے نام پر جاری کی گئی۔

آوازیں:اوہ،اوہ۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان:اس کے علاوہ 5 دسمبر 2008 کو عبدالقیوم ولد عمر رحیم اور ایک اور شخص کا ریٹائرڈ ملازم کے کوٹے پر جی پی ایس برگان شال میں چوکیدار کی آسامی پر تقرر کیا گیا اور ایک ہفتے کے بعد نکال کر دوسرے آدمی لگائے گئے جناب والا، جس کی وجہ سے میرے حلقے میں میری سبکی ہوئی ہے اور میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ مہربانی کر کے اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ حقائق معلوم کر کے قانون شکنوں کے خلاف کارروائی کی جا سکے۔

جناب سپیکر صاحب، په شانګله کښے د کلاس فور پوسټونه خالي وو، محکمه اولګیده په اخبار اتو کښے ئے مشتهر کړل او د خلقو نه ئے درخواستونه واخستل او بیا ډی سی او د دے کمیټۍ چیئرمین وی او نورو افسرانو انټرویوګانے اوکړلے او درے کسان ئے پکښے واخستل، په 22 جولائی 2008 باندے د هغه دریو کسانو آرډر اوشو۔ په دغه ورځ باندے، په 22 جولائی 2008 باندے دے منسټر ته د هغه ځائے نه چا ټیلیفون اوکړو۔۔۔۔

آوازیں: کوم منسټر، نوم ئے اوښایه؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نامہ ئے اوبنایہ؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: یرہ جی دا پورے ناست دے د دغہ لاندے، د دے سیټ شاتہ پټ شوے دے جی----- (قہقہے)

آوازیں: نوم ئے څہ دے، نوم؟ د منسټر نوم د واخستے شی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: پہ ھغہ ورځ باندے، پہ دغہ 22 تاریخ باندے ئے بیا دا کینسل کړل۔ بیا زۂ وزیر اعلیٰ صاحب لہ راغلم، درخواست مے ورتہ اوکړو، ما وئیل چہ دا خو زما د پارټئ نہ دی، د کومو کسانو اپوائنټمنټس چہ شوی دی، دا زما د پارټئ نہ دی خو غلطہ خبرہ شوے دہ، یو غلط کار شوے دے۔ وزیر اعلیٰ صاحب اولګیدو، مہربانی ئے اوکړلہ او دا آرډر ئے دغہ کړو نو ھغہ ئے بیا اپوائنټ کړل، اپوائنټمنټس اوشو۔ بیا دوبارہ بیا-----

جناب سپیکر: ھاں جی، وزیر اعلیٰ صاحب څہ اوکړل جی؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: بحال ئے کړل۔

جناب سپیکر: بحال ئے کړل؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: بحال ئے کړل۔ بیا دوبارہ دا کسان راغلل، پتہ نشتہ منسټر صاحب لہ یا چیف منسټر لہ، دوبارہ ئے پرے بیا آرډر اوکړو چہ دا لرے کړئ او دوہ کسان نور واخلئ چہ غالباً ھغوی پہ دغہ کښے درخواستونہ ھم نہ وو ورکړی۔

ایک آواز: ھغہ بہ بلور صاحب ویستی وی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ھغہ کسان ئے بیا Terminate کړل، درے څلور میاشتے ھغوی تنخواګانے واغستے او پہ دے دولسمہ میاشت کښے ئے بیا لرے کړل او د ھغے کاپی ئے ھم دا ےاین پی د صدر پہ نوم جاری کړہ چہ تا چہ کوم سفارش کړے وو، ھغہ کسان مونږ لرے کړل او نور کسان مونږہ اپوائنټ کړل۔ دغسے جناب-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اوئے، اوئے۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: په 5 دسمبر باندے یولس کسان بهرتی شول د طریقه کار مطابق او په 15 دسمبر باندے ، لس ورځے پس ئے ترے دوه کسان بیا لرے کړل۔ (قہقہے) یو کس پکښے د پیپلز پارټئ سړے وو، هغه غریب سره ئے هم زیاتے کړے دے او زهٔ خود ټولو نمائنده یم۔ (قہقہے) او د هغوی په ځائے ئے نور کسان واغستل۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کمیټئ ته ئے حواله کړه کنه۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر، داسے ظلم دے ، د ظلم انتها ده۔ د قانون محافظان د قانون دهجیانے اوړاوهی۔ منسټر صاحب زمونږه پوهیږی نه، ما مخکښے وئیلی وو جی چه دے پوهیږی نه، داسے لکه غیرقانونی آرډرونه کول، (تالیاں) زهٔ به درته خبره اوکړم۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر، زهٔ خبره اوکړم۔ که ما غلطه خبره کړے وی جی، سپیکر صاحب، که ما غلطه خبره کړے وی نو زهٔ به واپس واخلم، داسے خبره نه ده۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: لکه د دوئ په شان ضدی سړے نه یمه۔۔۔۔۔

ایک آواز: دے پوهیږی، ولے نه پوهیږی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: خو زهٔ هغه خبره کوم، (تالیاں) زهٔ دا خبره کوم، د دے منسټر صاحب د غلطو پالیسو په وجه باندے پارټئ ته ډیر سخت نقصان رسیږی۔

(قطع کلامی)

جناب محمد ظاہر شاہ خان: میاں صاحب! ډیر سخت نقصان رسیږی۔ په بونیر کښے الیکشن اوشو، د اے این پی سیټ وو او دلته زمونږ د دے صوبے روایات دی چه د چا سیټ وی، څوک مړ شی، هغه خلق هغوی له بیا ووټ ورکوی خو د دے منسټر صاحب په وجه باندے مونږه مجبوره شو، زمونږ د مسلم لیگ خلقو بخت جهان خان له ووټ ورکړو، د دے سړی په وجه باندے۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب! بخښنه غواړم، دا لږه داسے عجیبه خبره ئے اوکړه. په هغه ځائے کښے د هغه خلقو مونږه ډیره شکریه ادا کوؤ، مونږ د یویشت زرو نه اته ویشت زرو ته ووټ رسولے دے، زمونږ گراف اوچت شوے دے (تالیاں) او هغوی درے پارټیانے وے او مونږ یوازے وو او مونږه اوس هم هغه خواست کوؤ، الیکشن لا پاتے دے، څه نوے خبره د اوکړی.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکرصاحب، خلق په جنگ کښے د مړو تپوس نه کوی، د مورچے تپوس کوی، مورچه چا واغسته؟

جناب سپیکر: غیر متعلقه، پریویلج موشن ته راشه. پریویلج موشن کی طرف آجائیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: پریویلج موشن کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔اسے کمیٹی کے حوالہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: پریویلج موشن کی طرف آجائیں۔

(شور)

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر، زما دا موشن کمیټۍ ته حواله کړئ. دا ډیر زیاتے شوے دے، د قانون دھجیانے اړاؤ شوے دی.

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر برائے تحفظ حیوانات وامداد باہمی): آٹھ هزار ووټ دوئ ورکړے دے، ستره هزار شیرپاؤ خان ورکړے دے، د جماعت اسلامی څلور زره ووټونه پاتے شوے دی. دا هغوی په کومه خوشحالئ باندے خبره کوی؟ ستره هزار ورله شیرپاؤ او پیپلز پارټئ ورکړے دے او دا باقی ورله هغوی ورکړے دے، پچیس هزار ووټ ورکړے دے.

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ غیر متعلقہ باتیں نہ کریں، پریویلج موشن کی طرف آجائیں۔ جی آپ بیٹھیں، سب بیٹھیں بس۔ جی بابک صاحب، وزیر تعلیم صاحب، جواب دے دیں جی۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): ډیره مهربانی. سپیکر صاحب، زما یقین دا دے چه زما۔۔۔۔

جناب فضل اللہ: بونیر کښے یوازے اے این پی وه، که پیپلزپارټی ورسره وه؟

جناب سپیکر: بغیر ضرورت کی باتیں کرنے کا کوئی اخلاقی جواز نہیں بنتا، مہربانی کر کے منسٹر صاحب۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، پیپلز پارټی که زمونږ سره په بونیر کښے نه وه خو دا کوم سیټ چه خالی شوے دے، مونږ د پیپلز پارټئ سره انشاء الله که خیر وی، چه کوم دا خبره کوی-----

جناب سپیکر: یہ چھوڑیں، پریویلج موشن کی طرف آ جائیں، اس کا جواب دے دیں جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، آنریبل ممبر صاحب چه کومه خبره اوکړه، زما یقین دا دے چه د دے جواب ما په دے هاؤس کښے یو پیره ورکړے هم دے او بیا په دے غیر ضروری مسئله باندے دومره اوږد بحث کول د دے هاؤس وخت ضائع کول دی۔ مونږ د دے خبرے هوبه هو، چه سوال ئے په کوم شکل کښے ورکړے وو-----

جناب سپیکر: نه، دا زما خیال دے تاسو نه وئ، دا پینډنګ پاتے شوے دے، دا پینډنګ دے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دا نه دے پاتے شوے سپیکر صاحب، ما د دے جواب ورکړے دے۔ دا کوم د درے کلاس فور کسانو خبره چه کوی، دا بالکل هلته بهرتی شوی دی، مونږ په میرټ باندے بهرتی کړی ده۔ دا د عبدالقیوم خان خبره چه دوئ کوی په دے کاکشال کښے کوم پانچ فیصد کوټه چه وه، دا د ریټائرډ خلقو ده خو سپیکر صاحب، ما تاسو ته په دے هاؤس کښے مخکښے هم دا خبره کړے وه چه کوم Landowners دی، کوم خلق چه زمکه سکول له ورکړی نو As per rule داسے خبره نشته چه مونږ هغوی ته نوکری ورکړو خو زما یقین دا دے چه مونږ او تاسو ټول په دے خبره باندے پوهیږو چه زمکه ډیره زیاته ګرانه ده او سکولونو ته څوک زمکه نه ورکوی، مونږه یو سړے، دغه Landowner بهرتی کړے دے، دا زمونږ Commitment دے انشاء الله او په دے جواب کښے هم دا خبره موجوده ده چه دا کوم 25% د دۀ شیئر کیږی، د دۀ کوټه کیږی، انشاء الله په راروان وخت کښے به دغه چه کوم Applicants دی، انشاء الله هغه به مونږ بهرتی کوؤ۔ د کومه پورے چه د ممبر صاحب د غصے تعلق دے، زۀ به دا خبره اوکړم چه دا خبره کول چه زما استحقاق مجروح شوے دے، اول دا تپوس کول پکار دی چه آیا دا زمونږه استحقاق دے؟ که زمونږه استحقاق وی خو سپیکر

صاحب، زهٔ بله یوه خبره کومه، په دے باندے سوچ پکار دے چه د یو کلی 'A' سړے بھرتی کول یا 'B' بھرتی کول یا 'C' بھرتی کول، خو که ما د غه ځائے ته د بونیر نه سړے بوتلے وی، که د غه ځائے ته ما د خپل کلی نه سړے بوتلے وی، که د غه ځائے کښے ما په سفارش باندے سړے بھرتی کړے وی، بیا پکار ده چه مونږ اووایو چه میرټ Bypass شوے دے او د غلته د انصاف او د مساوات تقاضے برابر شوے نه دی، نو په دے غیر ضروری مسئله باندے دومره بحث کول او دے خبرے له دومره هوا ورکول خو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>وزیر برائے ثانوی تعلیم</u>: د یوے خبرے اجازت به خامخا راکوئ ځکه چه آنریبل ممبر صاحب دا خبره اوکړه چه په بونیر کښے، څنګه چه زما مشر خبره اوکړه، مونږه څلور پیرے د بونیر نه د قومی اسمبلئ سیټ ګټلے دے۔ دا په دے هاؤس کښے وضاحت صرف د دے د پاره کوم چه ممبر صاحب خبره اوکړه، څلور پیرے مونږه د ایم این اے سیټ ګټلے دے، د بائیس هزار نه مونږ سیوا ووټ نه دے اغستے، په اولنی ځل باندے، باوجود د دے چه مسلم لیګ (ق) په اشر کښے، د پښتو په ژبه کښے به زهٔ اووایم چه په اشر کښے، مسلم لیګ (ق) په اشر کښے جماعت اسلامی له ووټ ورکړے دے او د هغے باوجود مونږ Solo flight کړے دے هلته، مونږه په دے خبره باندے بالکل ګله مند نه یو خو مونږ اتهائیس هزار ووټ اغستے دے او انشاءالله په دس فروری باندے به د عوامی نیشنل پارټئ او شیرپاؤ ګروپ هم هغه خلق واوری او د چا د لاسه چه نن د دے اسمبلئ دا ساؤنډ سسټم هم ګواهی ورکوی چه د هغه سپیکر صاحب د لاسه، زهٔ په دعویٰ سره دا خبره کوم چه د هغه * + نن هم دلته موجود دی چه هغه دا ساؤنډ سسټم * + + + + او هغه به د بونیر د غیرتی خلقو نه الیکشن ګټی، دا صرف خام خیالی ده۔ سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب فضل اللہ</u>: نه، مخکښینے سپیکر صاحب ټهیکیدار نه وو، هغه د دے ټهیکیدار نه دے، دا د ټهیکیدار غلطی ده، دا ساؤنډ سسټم د ټهیکیدار غلطی ده۔ هغه

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

سپیکر چه وو، دا خو د دغه چیئر بے عزتی ده جی، دا د چیئر بے عزتی ده۔ سپیکر صاحب خو د دے ٹهیکیدار نه وو۔ دا یو ٹهیکیدار لگولے دے، د ٹهیکیدار خلاف د کمیٹی جوړه شی، باقاعده د سپیکر صاحب، د دے ٹهیکیدار خلاف انکوائری اوشی او د بونیر الیکشن چه دے، تاسو درے ځله گټلے دے، ځلور ځله جماعت اسلامی گټلے دے۔ تاسو درے ځله گټلے دے، ځلور ځله جماعت اسلامی گټلے دے، دا دلته په ریکارډ کښے شته۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> مونږه خپل حق ادا کړے دے او مونږ تاسو له مخکښے هم شکست درکړے دے او بیا هم په دعویٰ دا خبره کومه چه د ملا او د مسلم لیگ چه کوم جدا ووټ وو، انشاء الله مونږ ورته تاریخی شکست ورکړے دے او تاریخی شکست به ورته انشاء الله ورکوؤ۔ سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> اس بحث کو ختم کریں۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> ممبر صاحب! جو تسلی وہ دے رہے تھے۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> بونیر کے واقعے کو بھول جائیں، الیکشن چھوڑ دیں، پریویلج موشن پر آجائیں۔

<u>جناب فضل اللہ:</u> سپیکر صاحب، دا ستاسو د چیئر بے عزتی ده چه د یو مخکښنی سپیکر دغه کیږی نو دا د چیئر بے عزتی ده۔ مخکښنے سپیکر یادول کم از کم نه دی پکار۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، انہوں نے ایک ایسے شخص کے بارے میں بات کی ہے جو یہاں سے چلے گئے ہیں اور اس کرسی پر بیٹھ کر، یہ ایسی بات نہیں ہے، انہوں نے سپیکر صاحب، آپ کی کرسی کی بے عزتی کی ہے۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر صاحب، To the point بات ہونی چاہیئے۔ جو Matter چل رہا ہے، اس پر بات کرنی چاہیئے۔ جناب سپیکر، یہ بڑا۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جو پریویلج موشن اس وقت فلور پر چل رہی ہے، اس کے علاوہ جتنی بھی فضول بحث ہوئی ہے، اس کو حذف کرنے کا آرڈر دیتا ہوں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی تسلی ہو گئی؟ تسلی ہو گئی؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: نه، دا خبره ئے بالکل غلطه کړے ده۔ خبره ئے غلطه اوکړه جی-----

جناب سپیکر هغه پریږده۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: خبره ئے گول کړه۔ خبره ئے گول کړه، د خبرے جواب ئے ورنکړو جی۔

جناب سپیکر: نه، د اپوائنٹمنٹس باره کښے تسلی اوشوه؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: نه، نه، خبره ئے خوئے د سره کړے نه ده جی۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: بابک صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، د 'فضول' په ځائے 'غیر ضروری خبرے' لفظ که استعمال شی نو ښه به وی، چه غیر ضروری کومے خبرے دی نو هغه د ترے حذف شی، 'غیر پارلیمانی'، 'غیرضروری'، دا 'فضول' لفظ لږ ډیر ښه ټکے نه دے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دا 'فضول' ټهیک دے۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: دا 'فضول' ټهیک دے۔ سپیکر صاحب، زما لږه خبره واوری جی-----

جناب محمد جاوید عباسی: سپیکر صاحب، اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس کو Thrash out کیا جائے، کمیٹی کو پتہ ہو جائے-----

جناب سپیکر: بابک صاحب! تاسو څه تسلی ورکړه چه یو سړے Landowner شوے دے؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: نه، دغلته چه سکول جوړ شوے نه دے، د کرایے په سکول کښے دغلته خلق سبق وائی، دغه سکول خو هلته شته هم نه۔۔۔۔ (قہقہے)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! اگر ایک منٹ آپ مجھے موقع دیں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جی زهٔ هغه لفظ نه شم وئیلے۔ یره خبره دا ده چه هغه درے کسان ئے چه لرے کړی دی، د هغے جواب ئے د سره ګول کړو۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، اس کو پہلے اپوائنٹ کیا، پھر وہ کینسل ہوا۔ پھر اپوائنٹ کیا، پھر کینسل ہوا۔ پھر اپوائنٹ کیا، پھر کینسل ہوا۔

جناب سپیکر: آپ ذرا بیٹھ جائیں، ان کو ذرا Explain کرنے دیں، ان کے حلقے کا مسئلہ ہے، ان کو بولنے دیں۔ جی ستاسو تسلی اونه شوه چه دا څه وائی؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: نه جی، نه جی خبره خو دهٔ اونکړه۔ هغه د درے کسانو خبره خو دهٔ ګول کړه چه ما میرټ کړے دے۔ جی زهٔ که دا 'دروغ' لفظ وایم نو وائی دا غیر پارلیمانی دے، دروغ ئے اووئیل جی۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: څنګه؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: یہ تو کرائے کا ہے۔ دغه کسان چه دی جی، دا درے کسان چه اپوائنټ شوی دی، دا دویم نمبر سړے چه وو، دا خو د کرایے په سکول کښے وو، دهٔ غلط اووئیل۔ دا درے کسان چه دی، دا دهٔ کینسل کړل، ټیلیفون ئے اوکړو، بائیس تاریخ باندے آرډر شوے دے او بیا دا د ای ډی او چټهئ ده جی۔ (قہقہے)

"As telephonically directed by the Honourable Minister Sahib Elementary & Secondary Education NWFP Peshawar, this office order No. 7066, dated 22-07-2008 is hereby cancelled with immediate effect".

جناب سپیکر: اوس ستاسو تسلی کیږی د دهٔ د جواب نه که نه کیږی؟ ما سره بله لار نشته۔۔۔۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: نه، زما تسلی خو نه ده شوے۔

جناب سپیکر: زهٔ ئے هاؤس ته Put کوم۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: تھیک شوہ جی، ھاؤس تہ ئے Put کڑئ۔ زۂ ھاؤس تہ درخواست کوم چہ دا زما مسئلہ نہ دہ، دا د تہول ھاؤس مسئلہ دہ جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion No. 40, moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

(تالیاں)

جناب فضل اللہ: لالا! د تہولو شکریہ ادا کڑہ۔ لالا! شکریہ ادا کڑہ، د تہولو شکریہ ادا کڑہ۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: زۂ وایمہ جی چہ دا د 'No' آواز زیات وو، پکار دہ چہ دا تاسو Counting او کڑئ پکبنے۔

جناب فضل اللہ: رولنگ راغلے دے جی، رولنگ راغلے دے، رولنگ۔ فیصلہ شوے دہ جی۔

وزیر اطلاعات: او Counting بالکل نہ وو شوے، Counting خو Counting دے۔

Mr. Speaker: Item No. 7, 'Call Attention Notices'------

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بس یہ تھوڑا سا ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب، ایسا نہ ہو کہ ہماری باری پر وزیر صاحب کہیں چلا جائے۔

جناب سپیکر: کہیں نہیں جائے گا۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his call attention notice No. 99 in the House. Mr. Israrullah Khan MPA, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ۔جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ مورخہ 4 دسمبر کو ضلع ڈیرہ میں گومل یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ نے رولز اور ریگولیشنز کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایک انتہائی اہم میٹنگ میں سو سے زائد لیکچررز بھرتی کئے اور دیگر ترقی کے کیسز عجلت میں منظور کئے۔اس پر مختصر بات کی اجازت دے کر وزیر صاحب اور ایوان کی رضامندی سے متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

سر! منسٹر صاحب کی توجہ میں چاہوں گا، ان کی مہربانی ہے کہ آئے بھی ہیں۔ سر، یہ میرے پاس سنڈیکیٹ میٹنگ کے Minutes ہیں، اس میں جو Stakeholders تھے، ایچ ای سی کا نمائندہ ہوتا ہے کیونکہ وہ فنڈنگ کرتا ہے، پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے سیکرٹری صاحب جاتے ہیں، پراونشل اسمبلی کی طرف سے آپ نے مجھے Nominate کیا ہوا ہے، سر، اس میں ہم نے ان سے کہا کہ آپ اس کو Postpone کر لیں کیونکہ وہ وی سی صاحب جو ہیں سر، گورنر صاحب نے Already کمیٹی کے ذریعے ان کی Replacement کا ایڈورٹائزمنٹ دیا ہے۔ اس میں انہوں نے تمام Stakeholders کو، پراونشل اسمبلی تھی، پراونشل گورنمنٹ تھی یا ایچ ای سی تھا، ان سب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے، ان کا اپنا جو ہاؤس بنتا تھا جس میں صرف ان کے ٹیچرز تھے اور وہی لوکل لوگ تھے جن پر وی سی صاحب کا Hold تھا، انہوں نے پہلے جو لسٹ بنائی ہوئی تھی، ان سب کو بھرتی کرا دیا۔ ایچ ای سی کی Reservation موجود ہے کہ Already آپ Deficit میں ہیں۔ میری آپ سے-----

جناب سپیکر: آپ سنڈیکیٹ میں ہماری اسمبلی کی طرف سے ممبر ہیں، آپ اس میں موجود نہیں تھے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، میں اس وجہ سے نہیں تھا کہ جب ایچ ای سی والوں سے میں نے بات کی، پراونشل گورنمنٹ کے ہائر ایجوکیشن کے سیکرٹری سے میں نے بات کی تو انہوں نے کہا کہ اس وقت ہمارا جانا مناسب نہیں ہے کیونکہ ان کی اپنی کوئی Engagement تھی اور جو ایجنڈا تھا، وہ بھی انہوں نے In time نہیں دیا تھا اور سر، Casting vote چونکہ ایک تھا تو اس قسم کی میٹنگ میں بیٹھ کر ان کا وہ سارا ایکشن Legal ہو جاتا تھا۔ میں نے ان سے باقاعدہ درخواست کی کہ آپ مہربانی کر کے اس کو Postpone کریں، ایچ ای سی والوں نے بھی یہی کہا، پراونشل گورنمنٹ نے بھی یہی کہا لیکن اس کے باوجود انہوں نے وہ ساری بھرتیاں سنڈیکیٹ سے منظور کرا دیں۔ سر، منسٹر صاحب سے میری گزارش ہے

کہ اگر اسے ہم کمیٹی کو ریفر کر دیں اور وہاں وی سی صاحب بھی آ جائیں اور اس ایکشن کے متعلق اپنی تسلی کرا دیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ہائر ایجوکیشن۔

جناب گلستان خان: جی زۂ دا ریکویسټ کوم چه دا متعلقه کمیټۍ ته حواله کړئ ولے چه دا ډیره ضروری خبره ده۔

جناب سپیکر: جی ملک گلستان صاحب۔

جناب گلستان خان: دا د اسرار الله خان صاحب یوه ډیره اهم خبره ده او دا د کمیټۍ ته حواله کړے شی او هلته کښے، لکه څنګه چه دوئ خبره اوکړه هغه وی سی صاحب چه د سنډیکیټ رکن او مشر دے، د راوغوښتے شی او د کمیټۍ میټنګ کښے د د هغه نه د دے خبرے پوښتنه اوکړے شی۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی قاضی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر، ہمیں اعتراض نہیں ہے، اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

(تالیاں)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ میں گورنمنٹ کا شکر گزار ہوں۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Call Attention Notice moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Call Attention is referred to the concerned Committee.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ میں ہاؤس کا اور گورنمنٹ کا شکر گزار ہوں۔

Mr. Speaker: Mr Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 110. Mr.Abdul Akbar Khan, Please.

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ۔ جناب سپیکر، ویسے تو یہ ایڈجرنمنٹ موشن میں نے داخل کی تھی آپ کے سیکرٹریٹ میں، میرے خیال میں چونکہ یہ اس ہاؤس کے سارے ممبران کیساتھ Concerned ہے تو

میرا یہ خیال تھا کہ اگر اس کو ایڈمٹ کر کے اس پر اگر کوئی اور آنریبل ممبر بھی بات کرنا چاہیں کیونکہ یہ صرف مردان کا Specific نہیں ہے، مجھے پتہ ہے کہ یہ سارے صوبے کا معاملہ بن گیا ہے۔

"جناب سپیکر، ضلع مردان میں تعمیراتی کاموں کی تکمیل ایک معمہ بنا ہوا ہے، سٹاف کی کمی اور ٹھیکیداروں کی ملی بھگت نے سارے ترقیاتی کاموں کی حالت ناگفتہ بہہ بنائی ہوئی ہے۔ عوام پریشان ہیں کہ حکومت رقم تو دیتی ہے مگر کام انتہائی ناقص کیا جارہا ہے اور سب ایک سال کے اندر تباہ ہوتا جارہا ہے، کوئی پرسان حال نہیں ہے، اسلئے کارروائی روک کر (جس طرح ایڈجرنمنٹ موشن ہوتی ہے) اس پر بحث کی جائے"۔

جناب سپیکر، میری جو موشن ہے، یہ دو Portions پر مشتمل ہے۔ جناب سپیکر، ایک وہ اے۔ڈی۔پی جو یہ ہاؤس منظور کرتا ہے، آپ اس کو ووٹ کیلئے Put کرتے ہیں اور یہ ہاؤس اس پر ووٹ دے دیتا ہے تو پھر یہ پروانشل گورنمنٹ کی اور Executing جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ وہ اس پر مکمل عمل کریں۔ جناب سپیکر، مجھے تو مردان کا پتہ ہے، وہاں تو اب حالت یہ ہوئی ہے چونکہ اس سال کی اے ڈی پی نہیں، پچھلے سال کی اے ڈی پی سکیموں کو بالکل Touch بھی نہیں کیا گیا ہے، اس پر ایک انچ اینٹ بھی نہیں رکھی گئی ہے یعنی 08-2007 اے ڈی پی کے جو سکولز تھے، جو سڑکیں تھیں، جو اور ڈیویلپمنٹل سکیمز تھیں، ان پر کام ابھی تک شروع نہیں ہوا ہے۔ پراونشل گورنمنٹ پیسہ ریلیز تو کررہی ہے، پراونشل گورنمنٹ کا جو طریقہ کار ہے، اس کے مطابق پیسہ دے رہی ہے لیکن جناب سپیکر، افسوس کا مقام یہ ہے کہ وہ اے ڈی پی کی بجائے 'نان اے ڈی پی' سکیموں پر خرچ ہورہا ہے۔ جناب سپیکر، اے ڈی پی کی سکیموں کو ایک طرف رکھا گیا ہے اور وہ پیسہ بغیر اے ڈی پی کی، بغیر منظور شدہ سکیموں، بغیر اس ہاؤس سے منظور شدہ سکیموں پر لگ رہا ہے، وہاں پر اعلانات ہورہے ہیں اور ہمارے سکولوں کا جو پیسہ ہے، ہمارے روڈوں کا جو پیسہ ہے، جو اس ہاؤس نے منظور کیا ہے، دو سال میں اس پر ایک انچ کام بھی ابھی تک شروع نہیں ہوا ہے جناب سپیکر، One، دوسری جناب سپیکر، پراونشل گورنمنٹ نے خود یہ تسلیم کیا ہے، میرے خیال میں چھ کہ سات اضلاع انہوں نے Declare کردیئے ہیں کہ یہ بڑے Important اضلاع ہیں، یہاں پر ایم پی ایز کی تعداد بھی زیادہ ہے، یہاں پر فنڈ بھی زیادہ ہے تو وہاں پر دو ایکسین انہوں نے جناب سپیکر، Allow کردیئے ہیں، Sanction کردیئے ہیں، روڈ کیلئے الگ ایکسین کو Sanction کردیا ہے اور بلڈنگ کیلئے الگ۔ اسی طرح روڈ کیلئے الگ سٹاف Sanction ہوا ہے، بلڈنگ

کیلئے الگ سٹاف Sanctioned ہے لیکن جناب سپیکر، بد قسمتی یہ ہے کہ وہاں پر اب ایک ایکسین کو بلڈنگز اور روڈز کا وہ سارا کام دیا گیا ہے۔ اب حالت جناب سپیکر، یہ ہو گئی ہے کہ وہاں پر ایک ایکسین یا ایس ڈی او کا جو سٹاف ہے، وہ Tendering کرنے کی بجائے ٹھیکیداروں کی کمیٹی بنائی گئی ہے جو کہ ٹھیکیداروں کو وہ کام دیتی ہے جناب سپیکر۔ میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، کہ 'نان اے ڈی پی' کا جو چکر ہے، خدارا اس کو بند کر دیں۔ دوسری جناب سپیکر، اب اے ڈی پی میں ہم نے سنا ہے کہ پچاس کروڑ روپے کوئی این جی او ہے، اس کیلئے ریلیز کر دیئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر، اب وہ پچاس کروڑ روپے کدھر سے کاٹے جائیں گے؟ وہ ہماری سکیموں سے کاٹے جائیں گے اور پچاس کروڑ WRSSP ہے کہ کوئی ایجنسی ہے یا این جی او ہے، پھر اس کیلئے انہوں نے جناب سپیکر، ایشو کیے ہیں۔ جناب سپیکر، ہم سمجھتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب، سینئیر منسٹرز صاحبان علاقوں میں جاتے ہیں، اعلانات کرتے ہیں لیکن ان کیلئے کوئی Proposal ہوتی ہے کہ وہ اس حساب سے کریں، یہ نہ کریں کیونکہ سارے ایم پی ایز کی سکیمیں ٹپ پڑی ہوئی ہیں۔ ہم نے وہاں پر اعلانات کر دیئے ہیں، ہم نے افتتاح بھی کر دیئے ہیں اور کام ابھی تک اس پر شروع نہیں ہوا اور اس کی حالت تو یہ ہے کہ پچھلے سال جو روڈ بنائی گئی، اب نوشہرہ سے مردان جائیں تورشکئی کے قریب اور شیخ ملتون کے قریب اس روڈ کو بنے ہوئے چار مہینے بھی نہیں ہوئے کہ وہ روڈ اکھڑ گئی ہے۔ جناب سپیکر، آپ اگر مردان جائیں تو وہاں جو کچہری ہے، کمشنر کی جو جگہ ہوتی ہے، وہاں پر ایک ہفتہ کے اندر اندر وہ روڈ ختم ہو گئی ہے، اب اس پر دوبارہ پیسے لگ رہے ہیں۔ خدارا یا تو اس کو کسی کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ حساب لیا جائے کہ Kindly جو سکیمیں یہاں سے Put ہوتی ہیں، ان سکیموں پر عمل کرنے کی بجائے دوسری سکیموں پر کیوں عمل ہو رہا ہے، ان کو کیوں اس طرف رکھا گیا ہے؟ جناب سپیکر، پھر کل یہی سکیمیں سپلیمنٹری میں ہماری اوپر آ جائیں گی، یہ سپلیمنٹری میں ہم سے پاس کرائی جائیں گی اور دوسری طرف جو Already approved اور Budgeted سکیمیں ہیں اے ڈی پی میں، وہ ختم ہو جائیں گی۔ جناب سپیکر، میری آپ سے درخواست ہے کہ اس پر غور کرنے کیلئے، اس کو Investigate کرنے کیلئے، کہ یہ کیا چکر ہو رہا ہے، مطلب ہے ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ 'نان اے ڈی پی' سکیم شروع کر رہا ہے اور اے ڈی پی کی سکیموں پر، کیونکہ پیسہ تو گرانٹ میں جاتا ہے، اگر روڈ کے ڈیمانڈ ان گرانٹ میں پیسہ جاتا ہے، ریلیز ہوتا ہے تو وہ چاہیئے کہ جس کیلئے ریلیز ہو، اسی پر لگے لیکن اس پر لگنے کی بجائے وہ نئی سکیموں پر لگنا شروع ہو گیا ہے۔ اسلئے میرے خیال میں سارا جو آپ کا سٹرکچر ہے، سارا جو

سسٹم ہے،اس پر اسمبلی کی ضرورت ہی نہیں رہ گئی ہے، پھر تو اے ڈی پی کی ضرورت ہی نہیں رہ گئی، پھر تو خود اپنی اے ڈی پی بنائیں، اپنا بجٹ بنائیں اور اس کو پاس کرائیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زۂ سر، د یکبنے یو۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں جی، ڈیبیٹ اس پر نہیں ہو سکتی، کال اٹینشن ہے۔Minister concerned۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، پہ د یکبنے مونږ خپل Reservations پیش کوؤ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

Barrister Arshad Abdullah(Minister for Law): Under the rule, no discussion can be held on Call Attention Notice, کال اٹینشن نوٹس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، د یکبنے یوه Relevant خبره ده جی۔

Mr. Speaker: No debate on Call Attention Notice, no debate.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: کال اټینشن سره یوه Relevant خبره ده۔

جناب سپیکر: کال اٹینشن پر ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی، اس کے بعد۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، د یکبنے یوه Relevant خبره ده چه۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

Minister for Law: Thank you, Sir. Thank you.

جناب سپیکر: آپ اگر مخالفت نہیں کرتے، یہ بھی بھیج دیں کمیٹی کو، کیا کریں؟

وزیر قانون: نہیں سر، میں تو موقع ہاؤس دے گا تو بولوں گا۔ سر، اس طرح ہے جی کہ ایک تو عبدالاکبر خان ہمارے بڑے معزز سینیئر رکن ہیں، جو سکوپ تھا سوال کا، وہ اس سے کافی باہر گئے کیونکہ حکومت جب آتی

ہے تو تیاری کیساتھ آتی ہے اور سوال کا ایک Particular جواب ہم تیار کر کے لاتے ہیں چونکہ ان کی بحث کافی Comprehensive تھی، ہر طرف پھیلی ہوئی تھی تو سب سے پہلے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ انہوں نے اپنے سوال میں کوئی سڑک Identify نہیں کی ہے کہ بھئی، یہ سڑک خراب ہے، یہ سال کے اندر خراب ہوئی ہے اور اس کا کون ذمہ دار ہے؟ کیونکہ گورنمنٹ جو ہے جی، صرف Allegation اگر ہم پر کوئی لگائے کہ بھئی، سارے فرنٹیئر کا کام خراب ہے، سارے پاکستان کا کام خراب ہے، اس طرح سے تو حکومتیں نہیں چلتی ہیں جی۔ یہ ہمارے بڑے ہیں، بزرگ ہیں، آکر ہمیں Identify کریں کہ یہ پراجیکٹ ٹھیک نہیں ہے، یہ ٹھیک نہیں ہے، اس کا یہ مٹیریل ٹھیک نہیں ہے۔ انہوں نے کوئی چیز Identify نہیں کی ہے، انہوں نے حکومت کے اوپر صرف ایک Allegation تھونپی ہے کہ مردان، حالانکہ میرے خیال میں اس وقت 'Marvelous Mardan' کے نام پر ڈیویلپمنٹل ورک اتنی تیزی سے ہو رہا ہے شاید کسی ڈسٹرکٹ میں اس وقت نہیں ہو رہا ہے۔ میرے خیال میں مردان کے ایم پی ایز کو تو بہت خوش ہونا چاہیئے کہ چیف منسٹر اس حلقے سے ہیں، سینیئر منسٹر اس حلقے سے ہیں اور وہاں پر بہت زیادہ کام ہو رہا ہے، اگر ان کی وہاں سے-----

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ سر، کیا میں کوئی کتاب لکھوں، کوئی ڈائری لکھوں کہ میں اس میں ساری تفصیلات لکھوں کہ جی فلاں سکول؟ آئیں میرے ساتھ بیٹھیں، مردان میں مجھے ایک پرائمری سکول اس سال کا نہیں، گزشتہ سال کا دکھائیں کہ اس پر ایک اینٹ بھی رکھی گئی ہو۔ (تالیاں) میں نہیں سمجھتا، اگر چیف منسٹر صاحب کے حلقے میں چالو ہوا ہو تو وہ مجھے پتہ نہیں ہے، میں تو اپنے حلقے کی بات کر رہا ہوں کہ اس روڈ پر کام ہے تو کیا میں ان روڈز کے نام یہاں پر ایڈجرنمنٹ موشن میں لکھوں، میں ان سکولوں کے نام یہاں پر لکھوں؟ میں نے تو یہ بات کی ہے، ایک ذمہ دار حیثیت سے یہ بات کی ہے، میں اگر جھوٹ بولوں تو یہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا کہ کیا ہو رہا ہے وہاں پر؟

<u>وزیر قانون:</u> بات یہ ہے جی-----

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں ان کا پوائنٹ یہ ہے کہ Last ADP کے Works بھی ٹینڈر نہیں ہوئے ہیں، ایسا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، سر۔ جناب سپیکر، پچھلے سال کی اے ڈی پی پر کام ابھی تک شروع نہیں کیا ہے۔

جناب سپیکر: کام نہیں ہو رہا ہے اس پر؟

جناب عبدالاکبر خان: بالکل جی، کام نہیں ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: کام نہیں ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

وزیر قانون: نہیں سر۔ سر، یہ پھر نیا سوال لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: اور یہ Revise کی وجہ سے کچھ مسئلہ ہے۔

وزیر قانون: دیکھیں جی یا تو نیا سوال لیکر آئیں تاکہ ہم اس کا جواب دے دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، Convert کر لیں۔ میری درخواست ہو گی جی کہ اس کو Convert کر لیں تاکہ اس پر اگر کوئی اور بات کرنا چاہیں تو اس کو Convert کر لیں۔

وزیر قانون: یہ سوال کے Scope سے، جو Purview ہے سوال کا، اس سے یہ باہر چلے گئے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: باہر تو نہیں، سر۔

جناب سپیکر: کال اٹینشن، کال اٹینشن ہے۔

وزیر قانون: نہیں، نہیں سر، اس میں پھر یہ ہے کہ I will get necessary information، میں ڈیپارٹمنٹ سے حاصل کروں گا کہ کونسی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں نے تو ایڈ جرنمنٹ موشن Move کی تھی، آپ نے اس کو Convert کر دیا کال اٹینشن نوٹس میں، اب ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں، سارے ممبران درخواست کرتے ہیں کہ اس کو Convert کر دیں تو سب اس پر بول لیں گے۔

جناب سپیکر: اصل کښے کال اټینشن باندے د ډیبیټ اجازت نه وی، دے باندے نه شی کیدے۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون: دے باندے ډیبیټ نه شی کیدے۔

جناب سپیکر: دا د هغوی تر مینځه ده، صرف گورنمنټ به کوی او Mover به کوی۔

وزیر قانون: گزارش دا دے سر، چه دوئ یو سکیم، یو روډ، یو پل مونږ ته Identify نه کړی چه په دیکښے کار خراب دے نو مونږ ته، دا خو اوس لکه یو جنرل، یو Sweeping statement ورکول چه ټول کارونه په مردان کښے خراب دی۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں نے تو کہہ بھی دیا کہ نوشہرہ مردان روڈ رشکئی کے قریب، شیخ ملتون کے قریب، میں نے تو کہہ دیا کہ کمشنر کی کچہری روڈ، میں نے تو کہہ دیا تو کیا یہ۔۔۔۔۔

وزیر قانون: دیکھیں جی آپ، اس طرح ہوگا۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو Convert کرلیں۔

وزیر قانون: اس طرح ہوگا کہ اگر یہ Identify کریں تو ہم اس Particular road یا جو Bridge ہے، کے متعلق پھر Specific جواب لے کر آئیں گے۔ اب سارے مردان کے کام تو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر۔ جناب سپیکر، یہ کس طرح کہہ رہے ہیں کہ آپ Identify کریں، میں نے تو دو تین دفعہ آپ کو Identify کر دیا ہے؟

وزیر قانون: بالکل، بالکل جی۔ دوسرا یہ ہے کہ مردان ہی میں پہلی دفعہ 'ملٹری کالج آف انجینیئرنگ' رسالپور جو ہے، وہاں کی ٹیسٹنگ لیبارٹری ہے، وہاں سے جی اس کا ٹیسٹ ہو رہا ہے، اس کے Samples کی رپورٹ ہمارے پاس ہے، تو اگر کوئی شکایت ہے تو بالکل وہ ایسی ایک ملٹری اکیڈمی ہے، وہاں سے ہم کروا سکتے ہیں جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ابھی آپ Satisfy نہیں ہوئے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں کیسے Satisfy ہوں؟ میں خود اس کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے پاس تو ایک ہی راستہ ہے، بس ہاؤس کو Put up کرتا ہوں کہ جو ہاؤس فیصلہ دے۔
Is it the desire of the House that the Call Attention Notice No. 110, moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Call Attention Notice is referred to the concerned Committee.

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، جیساکہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ سارے ہاؤس کامسئلہ ہے اور میں تمام ہاؤس کامشکور ہوں کیونکہ یہ سب کا مسئلہ ہے جی، یہ سب کا مسئلہ ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی صاحب۔

سردار شمعون یار خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: پھر آپ اس کے بعد۔

ایوب تدریسی ہسپتال ایبٹ آباد میں بدانتظامی

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں اور آپ کا حکم ہمارے لئے بالکل، جس طرح آپ نے فرمایا، آپ نے کہا تھا، ہم نے ہیلتھ سیکرٹری صاحب اور منسٹر صاحب سے بات کی تھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر ہیلتھ صاحب! اس طرف توجہ دے دیں جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں بار بار کبھی بھی نہ اٹھتا اگر یہ معاملہ اتنا زیادہ سیریس نہ ہوتا اور اللہ نہ کرے اگر یہ معاملہ پشاور میں ہوا ہوتا تو اسمبلی کارروائی کے ایجنڈے میں سب سے پہلے یہاں کے ممبران بات کرتے۔ جناب سپیکر، آج پانچ دن ہونے کو ہیں، ہزارہ ڈویژن جو پانچ اضلاع پر مشتمل ہے، وہاں ایک ہی بڑا ہسپتال ہے جو 'ایوب ٹیچنگ ہاسپٹل' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جناب سپیکر، آج وہ ڈاکٹروں کے درمیان میدان جنگ بنا ہوا ہے۔ ایک گروپ ڈاکٹروں کا آتا ہے تو وہ چیف ایگزیکٹیو کے آفس، کمروں پر قبضہ کر لیتا ہے اور سٹرائک کروا رہا ہوتا ہے۔ دوسرے ڈاکٹرز اپنے سپورٹرز کو باہر سے بلاتے ہیں پھر دو، چار یا چھ گھنٹوں بعد وہ قبضہ کر لیتے ہیں۔ سات سو کے قریب سیریس مریض ہیں، جناب سپیکر، میں دوبارہ دہرا رہا ہوں کہ سات سو کے قریب۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاسپٹل کے اندر یہ ڈرامہ ہو رہا ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جی، ڈرامہ ہاسپٹل کے اندر کھیلا جا رہا ہے۔ پہلے دو دنوں میں سات سو مریضوں کو اس بے دردی کیساتھ ہسپتال سے نکالا گیا کہ پاکستان کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی جناب سپیکر، وہ مریض جو Heart کے Patients تھے، جن کے آپریشنز ہونے تھے۔ جناب سپیکر، وہ سیریس لیڈیز جو گائنی وارڈ میں داخل تھیں، دوسرے Important wards میں جو مریض داخل تھیں جناب سپیکر،

ڈاکٹروں کی اس جارحانہ امر کی وجہ سے ان کو زبردستی لاتوں اور مکے مار کر ہسپتال سے نکالا گیا۔ جناب سپیکر، وہاں ایم ایس اور چیف ایگزیکٹیو نے ایک پارٹی سنبھالی ہوئی ہے اور جونیئر ڈاکٹروں نے دوسری پارٹی سنبھالی ہوئی ہے۔ وہاں دونوں ایک دوسرے کے خلاف ایف آئی آر کاٹ رہے ہیں، تین دنوں سے وہاں ہسپتال میں پولیس بیٹھی ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، ہمارے ہزارہ ڈویژن میں اور کوئی بڑا ہسپتال نہیں ہے، آج پانچ دنوں سے لگ بھگ کچھ نہیں تو اکیس سو کے قریب مریض جو اس ہسپتال میں ریفر ہونے تھے جناب سپیکر، ان کے لواحقین ان کو پشاور لارہے ہیں یا اسلام آباد لیکر جارہے ہیں۔ پہلے دن جناب سپیکر، ساٹھ آدمی صرف اس Incident کی وجہ سے مرے ہیں جن کو باہر نکالا گیا تھا، ان کا خون ہم کن کے ہاتھوں پر تلاش کریں، ہم ان کا انصاف مانگنے کیلئے کس کے پاس جائیں؟ ہم اپنی اس بے بسی کا عالم لیکر کہاں جائیں؟ جناب سپیکر، اس میں سب سے زیادہ ذمہ داری وہاں کے ڈاکٹروں کی موجودہ، وہاں کے ڈاکٹروں نے غنڈہ گردی مچائی ہوئی ہے جناب سپیکر، میں کہوں گا، وہ صرف حکومت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ڈاکٹرز کتنی تعداد میں ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: میں ابھی اس پر آرہا ہوں جی۔ وہاں حکومت وقت کو یرغمال بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ اسلئے بھی سٹرائک کر رہے ہیں تاکہ اپنی من مانیاں منوا سکیں۔ آج ہیلتھ منسٹر صاحب یہاں تشریف فرما ہیں، ہماری حکومت سے پرزور اپیل ہے کہ ہمارا اگر ایک ہاسپٹل ہم سے کنٹرول نہیں ہوگا، ایک ہسپتال کے ڈاکٹروں، جن کا کام ہے کہ وہ مریضوں کی دیکھ بھال کریں، جناب سپیکر، یہاں کئی دفعہ ڈاکٹروں نے سٹرائک کی، اس طرح کے معاملات یہاں کئی دفعہ اس صوبے میں ہوئے ہیں لیکن کبھی بھی انہوں نے ایمرجنسی نہیں روکی، ڈاکٹرز خود اپنے آپ کو پیش کر دیتے تھے اور ادھر روٹین کے جو دوسرے معاملات ہوتے تھے، ان کو پینڈنگ کرتے تھے۔ جناب سپیکر، آج سارا معاملہ ہمارے لئے ایک تماشہ بنا ہوا ہے، ہمیں لوگ گھروں سے فون کر رہے ہیں، جو مریض وارڈوں کے باہر پڑے ہوئے ہیں، وہ چلا رہے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ معاملہ اتنا سیریس ہے کہ جنگ کے دوران بھی کبھی اس طرح کے معاملات کی مثال نہیں ملتی۔ جناب سپیکر، میری تین تجاویز ہیں، جناب ہیلتھ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کی وساطت سے کہ فوری طور پر وہاں کے ایم ایس، چیف ایگزیکٹیو جو کہ ذمہ دار ہیں، کو معطل کیا جائے۔ جناب سپیکر، جو دوسرا ڈاکٹروں کا گروپ ہے جو اس سارے معاملے میں Involve ہے یا تو ان کو نوکریوں سے فارغ کیا جائے یا ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور دوسری بات میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر ایک مینجمنٹ

کونسل ہے، جناب ہیلتھ منسٹر صاحب کا مشکور ہوں کہ جب وہ مینجمنٹ کونسل بنارہے تھے تو انہوں نے مشاورت کی تھی لیکن ایک دو آدمی وہاں مینجمنٹ کونسل کے ایسے ہیں، جنہوں نے پوری طرح ساری کونسل کو یرغمال بنایا ہوا ہے، جو صبح سے لیکر بارہ بجے تک ہسپتال میں بیٹھتے ہیں اور ایم ناصر، چیف ایگزیکٹیو کو اپنے سیکرٹری کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ ہمارے لئے بہت سیریس مسئلہ ہے، آج میں چاہوں گا کہ اس مسئلے کے اوپر ہاؤس میں کچھ آپ کی رولنگ آجائے اور منسٹر صاحب بھی کوئی صحیح ایکشن لیں۔ جناب سپیکر، شکریہ۔

سردار شمعون یار خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جی۔ جی شمعون خان۔ سردار شمعون خان، دو دو منٹ سے زیادہ نہیں۔ جی سردار شمعون صاحب۔

سردار شمعون یار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ ابھی میرے معزز ممبر، جاوید عباسی صاحب نے ذکر کیا ایوب ٹیچنگ ہاسپٹل کا جو کہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے۔ آج چوتھا دن ہے کہ اس ہاسپٹل کی حالت یہ ہے کہ وہاں پر مریضوں کو باہر نکال دیا گیا ہے اور ابھی تک میرا خیال ہے کہ محکمہ صحت کی طرف سے اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ ان لوگوں اور ان عناصر اس پورے حادثے کے پیچھے، اس کارروائی کے پیچھے جن کا ہاتھ ہے، کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور جو مینجمنٹ کمیٹی ہے، وہاں کی جو کمیٹی بنائی گئی ہے جو پورے ہسپتال کے معاملات کو دیکھتی ہے، اس کو فوری طور پر غیر فعال کیا جائے اور اس کمیٹی میں ایسے لوگوں کو شامل کیا جائے جو ان معاملات کو سمجھتے ہوں، جن کی سمجھ میں چیزیں ہوں کہ لوگوں کے مسائل کو کس طرح حل کرنا چاہیئے۔ کوئی ایسے لوگوں کو نہیں ڈالنا چاہیئے جو اپنے چوبیس گھنٹوں میں سے پندرہ گھنٹے ہسپتال میں گزارتے ہیں اور ان کا اور کوئی کام نہیں ہوتا ہے۔ کمیٹی کا مقصد ہوتا ہے کہ وہ مخصوص ٹائم کیلئے ہسپتال میں آتی ہے کہ ان کے جو مسائل ہوتے ہیں، ان کو وہ حل کرے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب، لیکن Repetition نہ ہو۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: Repetition نہیں کروں گا جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو باتیں ایک دفعہ ہو جائیں۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: وہ نہیں کروں گا جی۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب! میں سب معزز ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ ایک مسئلہ پوائنٹ آؤٹ ہوا ہے، اس میں کوئی نئی بات ہو تو وہ نئی بات کہیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: وہی کریں گے جی۔ جناب سپیکر، آپ کو ویسے بھی پتہ ہے کہ میں تو بہت ہی To the point بات کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، یہ ایشیاء کی بڑا ہسپتال ہے اور اس میں Tug of war کا یہ حال ہے، میرے بھائیوں نے جو بات کر دی، وہ میں نہیں کرتا لیکن یہ دیکھیں کہ سٹوڈنٹس یونین دو ماہ وظیفہ مانگنے کیلئے گئی تو سردار ایوب نے غیر اخلاقی مطالبہ کر دیا۔ جناب سپیکر، اتنی بڑی حرکت وہاں ہو گئی ہے کہ یہ نرسیں ہڑتال پر ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ، یہ دوسرا دیکھیں، کمپلیکس میں کھلے عام کروڑوں روپے کے گھپلے ہو رہے ہیں، بیٹیوں کی عزت تار تار کی جا رہی ہے، یہ ہمارے ہسپتال کا حال ہے؟ یہ ہم لوگ ہیں اس ہاؤس میں اور ہمیں جو جو ملا ہے "ہزارہ کے نااہل اراکین اسمبلی مستعفی ہو جائیں"، یہ سرخیاں لگ رہی ہیں ہمارے خلاف۔ یہ اس ہسپتال کا حال ہے اور آج سے قبل اسی فلور پر جو آٹھ کروڑ روپے کی بات چلی تھی، اس کا بھی ابھی تک پتہ نہیں ہے کہ وہ ادویات جو آٹھ کروڑ کی تھیں، وہ کہاں گئیں اور اس کے بعد اس کے متعلق کیا ایکشن لیا گیا؟ اور آج یہ نیا مسئلہ ہے، نرسوں کیساتھ کیا ہو رہا ہے اور اس کیساتھ ہماری کیا بے عزتی ہو رہی ہے؟ اور یہ جو کمیٹی بنی ہے، ذمہ دار لوگوں کو بنائیں، Elected لوگ آپ کے پاس ڈسٹرکٹ میں ہیں، آپ ان لوگوں کو کیوں بناتے ہیں جن کی حیثیت نہیں ہے، جن کی بات کوئی سنتا ہی نہیں ہے؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب، نئی بات، اس طرح نئی نئی۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: سر، مجھے آپ نے کہا تھا کہ آپ، میرے حلقے میں ہے یہ ہسپتال تو کم از کم مجھے تو بولنے دیں نا سر۔

جناب سپیکر: آپ کو پورا ٹائم ملے گا، بیٹھ جائیں۔

مفتی کفایت اللہ: مجھے امید ہے کہ مائیک تو نہیں ملے گا۔ شکریہ۔ جناب سپیکر، میں ان تمام مندرجات سے اتفاق کرتا ہوں اور ایک دو باتیں مزید آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ ہسپتال ہزارہ ڈویژن کا اکلوتا ہسپتال ہے۔ یہاں سے تو آپ کو ہری پور نظر آتا ہے اور ایبٹ آباد چلے جاتے ہیں لیکن جو کوہستان سے مریض آتا ہے تو

ان کو چھ گھنٹے سفر کرنا پڑتا ہے اور تب جا کر ہسپتال میں آتا ہے اور ہسپتال میں یہ پوزیشن ہے کہ وہاں مریضوں کو نکالا جارہا ہے اور مریضوں کیساتھ سیاسی انتقام، جناب سپیکر، میں بہت افسوس سے کہتا ہوں کہ ایوب میڈیکل کمپلیکس میں وی آئی پی تو مریض ہیں، کوئی ایگزیکٹیو وی آئی پی نہیں ہے جی، اور کوئی وہاں وی آئی پی نہیں ہے، VIP patient ہے اور اس کو باہر نکالا جارہا ہے، تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہمارا ڈاکٹر پہلے سیاسی ہے اور بعد میں وہ کوئی ڈاکٹر ہے۔ جناب سپیکر، میں وزیر صحت کو آپ کی وساطت سے متوجہ کروں گا کہ برائے مہربانی آپ یہاں سے سیاست نکالیں۔ ایک اور بات بھی، ہمارے ضلع ہزارہ میں انتہائی محرومی کا احساس پایا جاتا ہے، ہمارے ہاں الگ صوبہ کے نعرے لگائے جاتے ہیں اور ہمیں آپ کے پاس آنے کیلئے پنجاب سے گزرنا پڑتا ہے اور یہ ہمیں معلوم ہو رہا ہے کہ ہمارے ایوب میڈیکل کمپلیکس کے خلاف سازش ہو رہی ہے تاکہ اسے ایک ناکام ہسپتال ثابت کر دیا جائے اور اس طرح اس کا وجود تو خطرے میں پڑ گیا ہے جی۔ جناب سپیکر، اگر ایسا ہو گیا کہ ہم سے ایوب میڈیکل کمپلیکس کو لے لیا گیا یا اس میں سازش کی گئی تو پھر ہم اس اسمبلی میں بیٹھنے کے حقدار نہیں ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ مفتی صاحب، نہیں جائے گا جی انشاء اللہ۔ جی عنایت اللہ جدون صاحب۔۔۔۔۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> لہذا آپ نوٹس لیں تاکہ ہمارا استحقاق بحال ہو جائے جی۔ شکریہ جی۔

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون:</u> شکریہ۔ جناب سپیکر، آپ کبھی کبھی مجھ پہ نظر کرم کر دیتے ہیں، میں مشکور ہوں اس بات کا۔ جناب سپیکر، تھوڑا سا میں، چونکہ یہ ہسپتال میرے حلقے میں واقع ہے اور اس ہسپتال کو بنانے میں میرے مرحوم والد صاحب کا بہت بڑا کردار تھا، یہ ہسپتال جس جگہ پہ واقع ہے سر، وہاں پہ اس وقت جو زمینیں ہیں، ان کی قیمت اربوں روپے ہے اور وہاں کے مکینوں نے اس وقت یہ زمینیں دی تھیں اس مقصد کیلئے کہ یہاں پر ایک ہسپتال بنے جس کا فائدہ پورے علاقے کو ہو۔ جناب سپیکر، اس وقت ہسپتال کا حال یہ ہے کہ ہسپتال، ہسپتال نہیں لگتا۔ آپ ہسپتال کے اندر جائیں تو آپ کو ایسا محسوس ہو گا کہ آپ کسی بہت بڑے Political area میں آ گئے ہیں، جہاں پر ایک پارٹی کے بورڈز ہیں، دوسری پارٹی کے بورڈز ہیں، تیسری پارٹی کے بورڈز ہیں۔ وہاں پر خود آنریبل منسٹر صاحب پچھلے دنوں گئے اور انہوں نے خود بھی وہاں پر جا کر ایک تقریب سے خطاب کیا، جو ایک سیاسی پارٹی کی تھی اور اس وقت جو پرابلم ہے وہاں پہ، وہ یہ ہے کہ دو تین پارٹیوں کے گروپس بنے ہوئے ہیں ڈاکٹرز کے پلس ایم سی Involve ہے، پلس ایڈمنسٹریشن اپنا ایک رول ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور سب سے بڑا پرابلم جو

ہے کہ ہمارے وہاں پہ ایم سی پر رولز ہی Violate ہوئے ہیں۔ منسٹر صاحب کے مشکور ہیں کہ جس وقت انہوں نے ایم سی بنائی، انہوں نے ہم سے مشورہ لیا، ہم نے جو نام ان کو دیئے تھے، 'نان پولیٹیکل' لوگوں کے نام دیئے تھے، اس وقت ایم سی کے اندر ایسے لوگ ہیں کہ جو ایک پولیٹیکل پارٹی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ ایم سی کیا ہوتا ہے؟

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون</u>: مینجمنٹ کونسل، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: مینجمنٹ کونسل، اچھا۔

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون</u>: سر، مینجمنٹ کونسل کے اندر اس طرح کے لوگ ہیں جو پولیٹکل پارٹیز کے سینیئر عہدیدار ہیں، جو قومی اسمبلی کے الیکشن لڑ چکے ہیں تو سر، آپ نے اگر Non elected لوگوں کو یا سیاسی لوگوں کو ڈالنا ہے تو وہاں کے جو ایم پی ایز ہیں، ایم این ایز ہیں، جو لوگ وہاں کے نمائندے ہیں، اس وقت لوگوں کے نمائندے ہیں تو ان کی ایم سی بنالیں نا، اگر آپ نے سیاسی لوگوں کی بنانی ہے؟ لیکن میں اس کے حق میں بھی نہیں ہوں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ 'نان پولیٹیکل' لوگوں کی ایم سی ہونی چاہیئے اور اس کے علاوہ یہ ہے کہ وہاں پہ جو ایڈمنسٹریٹیو معاملات ہیں، وہ آج سے نہیں بلکہ پچھلے سات، آٹھ، نو ماہ بلکہ سال تقریباً ہونے کو آیا ہے کہ وہ گڑبڑ چل رہا ہے جس کا ذکر ہم نے پہلے بھی اس فلور پر کیا ہے۔ آٹھ کروڑ روپے کی Expired ادویات بھی پکڑی گئی ہیں۔ جناب سپیکر، میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ ہمارے لئے تو اس وقت ایبٹ آباد میں حالات یہ ہیں کہ ہم لوگوں نے اپنے موبائل بند کئے ہوئے ہیں، ہم موبائل آن کرتے ہیں تو لوگوں کا شور شرابہ، فونیں آرہی ہوتی ہیں۔ آج صبح چار Deaths ہو چکی ہیں ہاسپٹل کے دروازے پہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: چار؟

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون</u>: جی، چار Deaths ہو چکی ہیں۔ ایک ڈیلیوری کیس ہو چکا ہے کہ جو ایمرجنسی سے اٹھا کر وہاں پر پرائیویٹ ہاسپٹل میں اس خاتون کو لے کر گئے ہیں تو جناب سپیکر، یہ بڑا سیریس معاملہ ہے جس کے اوپر ہم بول رہے ہیں۔ اسی لئے ہم یہی چاہتے ہیں کہ اس میں مینجمنٹ کونسل کو بھی آپ چینج کریں اور ایڈمنسٹریشن کو بھی چینج کریں، جو چیف ایگزیکٹیو اور ایم ایس ہیں، ان کو فارغ کریں اور جو ڈاکٹرز اس میں ملوث ہیں، ان کو فارغ کریں۔ ہمارے پاس بیشتر، بہت زیادہ ایسے ڈاکٹرز ہیں جن کو وہاں پر Re-employ کیا جا سکتا ہے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you, ji. Sardar Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: شکریہ۔ سپیکر صاحب، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صرف دو منٹ، نئی بات کرنی ہے۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: صرف ایک منٹ سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نئی تجویز دینی ہے، نئی تجویز۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میرے دوستوں نے بڑی اچھی تجاویز دیں۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: سر، اس میں میری ایک آخری گزارش یہ ہے کہ اس معاملے کو آپ سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: صبح سے اس معاملے پر اسلئے آپ سے ریکویسٹ کر رہے تھے کہ پورا ہزارہ ڈویژن سراپا احتجاج ہے، تین دنوں سے بازاروں میں جلوس نکل رہے ہیں۔ جناب سپیکر، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس چیف ایگزیکٹیو اور ایم ایس کو فی الفور معطل کر کے، ایوان کے معزز ممبران جو اس ہسپتال سے Related ہیں، ان کی کمیٹی بنائی جائے۔ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

آوازیں: ہیلتھ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: ہیلتھ کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اس کی فری انکوائری کی جائے، جو ذمہ داران ہیں، ان کو سخت ترین سزا دی جائے اور جو عنایت اللہ خان صاحب نے بات کی ہے، اس ایم سی کو ختم کر کے ممبران اسمبلی کو اس میں رکھا جائے۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: محمود عالم صاحب۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر صاحب، میں بھی ہزارہ ڈویژن سے تعلق رکھتا ہوں اور ایوب میڈیکل کمپلیکس کے قریب میرا ہاسپٹل ہے۔ کل یہ جو واقعہ ہوا تھا، میں بھی اس وقت ایبٹ آباد میں موجود تھا تو میں آپ کو یہ Suggestion دیتا ہوں کہ جذباتی تقریریں تو ہم یہاں بہت زیادہ کرتے ہیں، صرف تقریروں سے ہی ہم کام نہیں چلائیں گے بلکہ ایک Practically اس میں اقدام کیا جائے۔ یہاں پہ یہ نرسوں کا جو معاملہ اٹھایا گیا ہے تو اس کیلئے ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے، یہ صرف اپوزیشن والوں کا مسئلہ نہیں ہے یا صرف کسی ایک ایم پی اے کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ ہم سب کا مسئلہ ہے، تو اس کیلئے میں کہتا ہوں، ایک

Suggestion دیتاہوں کہ ایک کمیٹی ایسی بنائی جائے، وزیر صحت صاحب اس میں موجود ہوں اور یہ جو ہم ذکر کرتے ہیں کہ وہاں ایم ایس کو Suspend کیا جائے یا وہاں کے چیف ایگزیکٹیو کو Suspend کیا جائے، Suspend نہیں ہونا چاہیئے بلکہ دیکھنا چاہیئے کہ اس میں خرابیاں کیا ہیں، کیا غلطیاں تھیں، کس کی غلطی تھی؟ اس کی Correction ہونی چاہیئے۔ میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ Suspend کرنے سے یہ معاملہ ٹھیک نہیں ہو گا بلکہ یہ ہمیں کرنا ہو گا کہ اس میں ایک ایسی کمیٹی تشکیل دی جائے کہ ان کی اصلاح بھی ہو جائے۔ کیا پتہ ہے کہ ہم نے کہا ہے کہ ڈاکٹر سر دار ایوب نے نرسوں کیساتھ یہ کام کیا، ہو سکتا ہے اس نے نہ کیا ہو یا اس کو بدنام کرنے کیلئے ایک سازش کی گئی ہو، تو اس کیلئے جب تک گواہ موجود نہیں ہے، یہ کام Correct نہیں ہو سکتا ہے تو سپیکر صاحب، میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا، وزیر صحت صاحب سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ ایک ایسی کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ یہ سارا کا سارا معاملہ جو ہے، صحیح طریقے سے ٹھیک ہو جائے تو میں یہ آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں۔ والسلام۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب منسٹر ہیلتھ صاحب۔

<u>سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت):</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ جس واقعے کی یہ بات کر رہے ہیں تو یہ معاملہ ہفتے کے روز، بلکہ جمعہ کے روز شروع ہوا اور اس میں ڈاکٹروں نے Upper hand ہونے کی کوشش کی ہے اور وہاں پہ اس کی بات سے میں Agree کرتا ہوں کہ ڈاکٹروں نے ایک دوسرے کیساتھ بدتمیزی کی ہے، ان کے خلاف FIR lodge کی گئی ہے، وہ ڈاکٹرز چند روز، ایک روز اندر بھی رہے ہیں۔ میں ان سے بالکل اس بات پر متفق ہوں کہ وہاں پر انہوں نے ایک عجیب قسم کا سسٹم بنایا ہوا ہے اور یہ ڈرگس کی جو بات کر رہے ہیں، یہ ہم نے Confiscate کی ہیں اور یہ اس وقت ہمارے قبضے میں ہیں۔ دوسری بات جو انہوں نے کہی کہ ان کے خلاف، ان کو Suspend کیا جائے تو یہ وہاں پر Political scoring کی بات ہے کہ میں بس ایک پریشر کے نیچے آ کر، ٹھیک ہے ان لوگوں کے خلاف، جو اس چیز کے ذمہ دار ہیں، مکمل کارروائی ہو گی اور جو Deaths کی آپ بات کر رہے ہیں، اس سلسلے میں ہم نے ڈاکٹرز کے خلاف FIR lodge کی ہے کہ ان کے ذمہ دار وہ ہیں۔ جہاں تک تعلق ہے مینجمنٹ کی، میں نے پہلے بھی اس فلور آف دی ہاؤس پہ کہا ہے کہ ہم ہسپتالوں کی پرفارمنس سے مطمئن نہیں ہیں اور اس کو ٹھیک کرنے کیلئے ہم نے ایک پراسس شروع کیا ہے، چیف ایگزیکٹیو کا پراسس شروع کیا ہے کہ ہم نئے چیف ایگزیکٹیو لے کر آ رہے ہیں اور وہ Process almost مکمل ہو چکا ہے۔ اسی ہفتے میں نئے چیف ایگزیکٹیو وہاں پر جا

کر چارج لیں گے اور ان کے ذریعے ہم Expect کر رہے ہیں اور ہمیں جو امید ہے کہ ہم جو چینج لانا چاہتے ہیں، سسٹم میں چینج لانا چاہتے ہیں کیونکہ انہوں نے جیسے کہا، مفتی صاحب نے کہا کہ وی آئی پی جو ہے وہاں پر آپ کا Patient ہے-----

جناب سپیکر: یہ ان کے ہاسپٹل میں بھی چینج ہوگا؟

وزیر صحت: یہ چاروں جو ہاسپٹلز ہیں، یہ تین پشاور اور ایک ایبٹ آباد ٹیچنگ ہاسپٹل ہے، ان میں بھی ایک بندہ جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: کب تک ہو جائے گا؟

وزیر صحت: اسی Week میں جائے گا انشاء اللہ جی۔

Mr. Speaker: Thank you, ji.

سید قلب حسن: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: قلب حسن صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، اس میں ایک مسئلہ ہے۔ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ-----

سید قلب حسن: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ہم Political scoring کر رہے ہیں، بالکل ایسی بات نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ آج مریض مر رہے ہیں، آج وہاں موت اور زندگی کی کشمکش میں مریض مر رہے ہیں، ایک ہفتے بعد اگر آپ ایکشن لیں گے تو ایک ہفتے بعد تو ہم آ ہی نہیں سکتے ہیں۔ اگر آج اس پر ایکشن نہیں لیا تو پھر ہم اس ہاؤس میں بیٹھنے کے بالکل قابل نہیں ہیں، پھر ہم بھی جائیں گے اپنے لوگوں کیساتھ، پھر ان کیساتھ کھڑے ہو جائیں گے۔ اگر ہمارے منسٹر صاحب کا یہ رویہ ہے تو جناب، ہم نے تو کوئی سیاسی سکور کی بات ہی نہیں کی۔ اگر آج ان میں چیف ایگزیکٹیو، جناب سپیکر، آج انہیں کہنا چاہیئے تھا کہ آج ہی ہم ہسپتال کھلواتے ہیں۔ انہوں نے خود کہا ہے کہ وہاں اعلان جنگ ہے اور جنگ ہو رہی ہے اور ایک ہفتے بعد اگر کوئی جائے گا، ایک ہفتے میں ہم زندگی کدھر بسر کریں گے؟ یا تو آج ہی ہونا چاہیئے یا پھر انشاء اللہ باہر بیٹھیں گے، جناب سپیکر۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، اس میں سب سے اہم بات جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں، آپ بیٹھیں۔ هسے کښېږه ته غور خول دی۔ جی، منسٹر صاحب، منسٹر ہیلتھ-----

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں سارے۔ منسٹر ہیلتھ! جواب دے دیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: یہ کیا Delay, delay اس میں زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ نہیں ہو سکتا۔ جناب، آج باہر بہت لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ہسپتال کھولنے کیلئے۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ یا اس پر سخت ایکشن لیں یا پھر اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں یا پھر میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تو کمیٹی میں آپ کے خیال میں وہ تین مہینے لٹکا رہے گا؟

جناب عنایت اللہ خان جدون: وہ بھی لیٹ ہو گا جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: نہیں جی، Immediate action لیں، Immediate action۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میری اس پر ایک بڑی سیریس۔۔۔۔۔

وزیر صحت: میں وضاحت کرنا چاہوں گا۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: اس پر فوری کارروائی کی ضرورت ہے، فوری کارروائی کی۔۔۔۔۔

(شور)

آوازیں: فوری کارروائی کی جائے۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، میں یہ آنریبل ممبر۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دیکھیں، میں آپ کی جگہ بول رہا ہوں، آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر صحت: آنریبل ممبر نے اس کو Misinterpret کیا ہے۔ میں ان کی Political scoring کی بات نہیں کر رہا ہوں جو اندر ان کی سیاست چل رہی ہے، میں اس کی بات کر رہا ہوں۔ میں نے ان کی Political scoring کی بات نہیں کی، انہوں نے اس کو Misinterpret کیا ہے اور یہ جو کہہ رہے ہیں، یہ چیز، وہاں پر ایبٹ آباد میں جو لوگ رہتے ہیں، جو مریض ہیں، کیا ہم نہیں سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارے بھائی ہیں؟ یا وہاں پر جو تکلیف میں ہوں گے، ہماری بہنیں ہیں، ہماری بچیاں ہیں تو اس چیز کا ہمیں احساس ہے۔ یہ جو ہفتے کے بعد میں نے آپ کے چیف ایگزیکٹیو کی پوسٹنگ کے حوالے سے کہا ہے، باقی اس کے جو

معاملات چل رہے ہیں، اس کو ہم دیکھ رہے ہیں اور یہ سیچویشن خود بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ ایک ہسپتال ہو اور اس میں لوگوں کو باہر نکالا جائے۔ جہاں تک انہوں نے نرسز کے حوالے سے کہا تو اس کے اوپر اسی دن ہم نے ایک کمیٹی Constitute کی ہے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ جائیں گے اور اگر اس چیز میں Guilty پایا گیا تو، ابھی ایک آدمی پر کوئی چارج، اخبار چارج لگا دیتے ہیں تو ہم تو یہ نہیں کر سکتے ہیں کہ اخباری خبر اٹھائیں اور اس کے اوپر ہم ایکشن لے لیں۔ Naturally ایک پروسیجر ہے، اس کے ذریعے انکوائری کی جاتی ہے، انکوائری میں اگر وہ Guilty ثابت ہوا تو وہ ایک گھنٹہ بھی وہاں پر نہیں ٹھہرے گا، ایک دن تو بہت بڑی بات ہے اور یہ I assure you. (تالیاں) میں اپنے ان ساتھیوں کو Assure کراتا ہوں کہ We are honest اور ہم کیوں چاہیں گے کہ ہمارے اپنے لوگوں کی یا ہمارے مریضوں کی وہاں پر خدانخواستہ جانوں کو کوئی خطرہ ہو؟ ہم ضرور اس کے اندر Intervene کریں گے۔ اب یہ نہیں کہ ہم اس سے Aloof بیٹھے ہوئے ہیں، محکمہ صحت اس سے پوری طرح آگاہ ہے اور اس کے اوپر باقاعدہ کارروائی ہو رہی ہے۔ اب یہ جو میں نے بات کی Political scoring کی، آج ان ڈاکٹروں نے یہ ایک ایشو اٹھایا ہوا ہے کہ آپ اس کو Suspend کریں، وہ پھر کل شیر ہو جائیں گے کہ جی ہمارے کہنے پر یہ Suspend ہو گئے۔ میں جو کہتا ہوں، ضرور، اگر ایک آدمی اس کے اندر Involve ہے تو میں فلور آف دی ہاؤس پہ یہ Commitment دیتا ہوں کہ کوئی بھی آدمی Involve ہوگا تو وہ انشاء اللہ وہاں ایک سیکنڈ بھی نہیں ٹھہر سکے گا۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، ایک ضروری Suggestion ہے۔ جناب سپیکر، ضروری بات ہے، ضروری بات ہے، پلیز۔ جناب سپیکر، ایک منٹ کیلئے مجھے موقع دیں، ضروری بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: اس پہ فوری عمل کر لیں جو ممکن ہو فوری۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، اس پر ضروری بات کرنی ہے، مجھے Kindly موقع دیں، مریضوں کو مرنے سے بچالیں۔ کوئی ڈاکٹر دیکھیں۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: فوری اس پر عمل ہو جائے۔ جی قلب حسن۔

سید قلب حسن: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب، صرف ایک منٹ کیلئے، صرف ایک منٹ کیلئے۔

Mr. Speaker: This chapter is closed now.

جناب عنایت اللہ خان جدون: سر، اس میں ایک Main چیز آپ چھوڑ گئے ہیں، کیسے Close ہو سکتا ہے؟ ایم سی کا منسٹر صاحب نے ذکر ہی نہیں کیا جس کی وجہ سے-----

جناب سپیکر: قلب حسن۔

سید قلب حسن: شکریہ، جناب سپیکر۔ مجھے افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایک اہم اور Sensitive معاملے کو ہم نے آخر میں ڈسکشن کیلئے رکھ لیا ہے۔ میں ہنگو کے حوالے سے کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں تقریباً چھ سات دن سے کرفیو بھی ہے اور تین چار دن سے وہاں پر خانہ جنگی ہے جس میں پچاس ساٹھ لوگ مر گئے ہیں، سینکڑوں لوگ زخمی ہیں۔ سر، مجھے اس چیز پر بڑا تعجب ہوتا ہے کہ وہاں پر فوج بھی ہے، ایف سی بھی ہے، فرنٹیئر کور بھی ہے، پولیس بھی ہے اور اس کے باوجود وہاں پر خانہ جنگی ہے، مکان جل رہے ہیں، دکانیں جل رہی ہیں، غریب لوگ اس میں مر رہے ہیں، اب ہم جس سے بھی رابطہ کرتے ہیں، جو سرکاری اہلکار ہیں، ان کیساتھ ہمارا رابطہ نہیں ہوتا، ان کے ٹیلیفون بند ہیں، ہسپتالوں میں ڈاکٹرز نہیں ہیں، وہاں پر مریض پڑے ہوئے ہیں، دوائیاں نہیں ہیں، آخر ہم کس کے پاس فریاد لے کر جائیں؟ میری گزارش ہے حکومت سے کہ جو جنگ بندی کا اعلان ہوا ہے، اس پر عمل کیا جائے اور جو فورسز ہیں، وہ سٹی میں Deploy کی جائیں تاکہ خانہ جنگی بند ہو جائے-----

جناب عنایت اللہ خان جدون: کام کرتے ہیں، سیاست تو نہیں ہے-----

(شور)

جناب سپیکر: یہ ذرا آپ لوگ سیریس ہو جائیں، آپ کی بات تو ختم ہو چکی ہے نا۔ وہ بھائی بول رہے ہیں-----

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے-----

جناب سپیکر: تو آپ کے خیال میں ہمارے لئے ایشو نہیں تھا، میں نے آپ کو کتنا ٹائم دے دیا؟

جناب عنایت اللہ خان جدون: اتنا ٹائم-----

جناب سپیکر: کتنا ٹائم ملا آپ کو؟ پورے ہاؤس کا ذرا خیال رکھیں۔ اس بے چارے کے پچاس بندے فوت ہوئے ہیں-----

(شور)

جناب سپیکر: آپ ذرا بیٹھ جائیں۔ یہ ایشو پہلے Decide ہو چکا ہے، وہ ایکشن لیں گے۔ اگر نہیں لیں گے۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، کوئی بات نہیں، اگر وہ ہمیں مطمئن نہیں کریں گے، پھر واک آؤٹ کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں۔ پھر آئندہ مجھ سے بھی گلہ نہیں کرنا ہے کہ میں نے ایک گھنٹہ ٹائم دیا اور آپ باہر جا رہے ہیں؟ جی۔

سید قلب حسن: عنایت صاحب! بیٹھیں۔

جناب سپیکر: جی، قلب حسن۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر، اب مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہاں پر حکومت کا کوئی اس طرح بندہ بھی نہیں ہے کہ وہ ہمارے اس سوال کا جواب دے یا ہمیں کوئی مطمئن کرے کہ حکومت نے اس سلسلے میں کیا کیا ہے اور آگے ان کا کیا پروگرام ہے؟

جناب سپیکر: ٹریژری بنچز سے، میاں نثار گل صاحب، دا ستاسو د علاقے مسئلہ دہ، دیکبنے د مصالحتی کمیټئ څه کردار شروع نه دے؟

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر، جس طرح قلب حسن صاحب نے فرمایا، محرم میں آپ دیکھ لیں پورے صوبے میں، اس سے پہلے بھی پشاور میں، ہنگو میں اور کوہاٹ میں حالات بہت خراب ہوتے تھے لیکن اس دفعہ گورنمنٹ نے کافی سیکیورٹی پلان بنایا تھا کہ ایسے حالات نہ ہوں۔ شیعہ بھی ہمارے بھائی ہیں، سنی بھی ہمارے بھائی ہے لیکن بدقسمتی سے محرم جب گزر گیا تو اسی رات کرفیو کی خلاف ورزی کی گئی اور سیکیورٹی فورسز کی طرف سے کچھ فائرنگ ہو گئی۔ میں خود کوہاٹ ڈویژن سے تعلق رکھتا ہوں سر، ایسے علاقے سے بھی نمائندگی کرتا ہوں کہ میرے علاقے کے کافی لوگ ایف سی میں بھی ہوتے ہیں، فوج میں بھی ہوتے ہیں، میں نے خود ڈی سی او ہنگو کیساتھ فون پہ رابطہ کیا ہے اور اس کا موبائل 'آن' تھا اور میرے ساتھ ان کی بات ہوئی ہے۔ میں نے خود ایس پی ہنگو کیساتھ بات کی ہے، ان کا موبائل 'آن' تھا، ان کی میرے ساتھ بات ہوئی ہے اور جس طرح قلب حسن صاحب فرما رہے ہیں، حقیقت ہے، کل رات کو ایک بجے تک کوہاٹ کے کمشنر نے اس پہ جرگہ بھی کیا تھا، وہ جرگے میں مصروف تھے لیکن یہ آپ دیکھ لیں کہ اس میں طالبانائزیشن بھی آ گئی ہے اور پھر اور لوگ بھی

اس میں آ گئے ہیں اور اسی طرح حالات خراب ہوئے ہیں لیکن ہم کوشش کر رہے ہیں حکومت کی طرف سے کہ جتنا جلد ہو، پورے صوبے میں شکر الحمد للہ محرم الحرام بڑے طریقے سے، بڑی خوش اسلوبی سے ہوا ہے سوائے ہنگو کے لیکن ہم یہ بھی ایوان سے درخواست کرتے ہیں کہ ہنگو میں جتنے لوگ شہید ہوئے ہیں، ان کیلئے بھی دعا فرمائی جائے خواہ وہ سنی ہو یا شیعہ ہوں، وہ ہمارے بھائی ہیں اور آئندہ کیلئے ہم کوشش کریں گے کہ ایسے حالات پیدا نہ ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ۔ بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 10:00 a.m of tomorrow morning. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 13 جنوری 2009 صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)